بسم الله الرحمن الرحيم
والعصر ان الانسان لفي خسر

ماہنامہ العصر

مصر

پشاور
پاکستان

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمٰن

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ ۔ پشاور

العصر اور آپ کی ذمہ داری

جن حضرات کی رکنیت کا ایک سال پورا ہو رہا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ نئے
اپنا چندہ مبلغ =/70 (ستر روپے) سالانہ مقامی نمائندگان کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر
العصر" کو بھیج دیں تاکہ اس کمرتوڑ مہنگائی۔ ناموافق فضا اور ابتدائی حالات کے ہوتے
اپنا خوشگوار سفر جاری و ساری رکھ سکے۔

چندہ کے اختتام پر اطلاع دینے کے باوجود کسی رکن کی طرف سے زرتعاون موصول
(وی۔ پی) بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا رکن کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

ادارہ العصر کے نمائندگان حضرات

1- خان بادشاہ :- سٹور سپروائزر چراٹ سیمنٹ فیکٹری پوسٹ بکس 28 ضلع نوشہرہ
2- مولانا فصیح الرحمان صاحب :- 229/A بلاک اے میر شاہ کالونی کراچی 28
3- مولانا مفتی محمد کمیل :- منیر برادرز نیو روڈ منگورہ سوات
4- مولانا ضیاء الرحمان :- حبیب جنرل سٹور جان مارکیٹ دوبندی بازار جہانگیرہ ضلع
5- شاہ نواز صاحب :- گاؤں باندہ منیر خان ڈاک خانہ سرائے نعمت خان ضلع ہری پور ہزارہ
6- حمید خان و ظاہر شاہ :- پاکستان ٹوبیکو کمپنی اکوڑہ خٹک ریڈ شفٹ خوشحال گروپ ضلع نوشہرہ
7- مولانا شمشاد علی صاحب :- ناظم اعلی دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ۔
8- قاضی محمد طیب :- مقام عمرزئی ضلع چارسدہ
9- جناب غنی الرحمان :- غنی فوٹو سٹیٹ مال روڈ مردان
10- مولانا خلیل اللہ حقانی :- مقام روپ کنی تحصیل الائی ضلع بٹ گرام
11- مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی :- خانیوال ایک مینار والی مسجد
12- مولانا مفتی محمد زرین شاکر خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ پٹھان خیر آباد
13- حاجی محمد حسین - حسین انٹرپرائزز ڈھیری باغبانان پشاور
14- مفتی دلبر شاہ - مدرسہ عربیہ اظہارالاسلام پنڈی روڈ چکوال
15- قاری ولی اللہ - خطیب (پی ٹی وی) پشاور

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان
ماہنامہ
العصر
پشاور
جلد نمبر ۳ ـ شمارہ نمبر ۶

مجلسِ ادارت
سرپرست: شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ
پی ایچ ڈی مدینہ منورہ
مدیرِ مسئول: مفتی غلام الرحمٰن ○ نائب مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی

جون ۱۹۹۷ء صفر المظفر ۱۴۱۸ھ

بدلِ اشتراک
فی پرچہ: ۷ روپے
سالانہ اندرونِ ملک: ۷۰ ″
بیرونِ ملک: ۱۵ ڈالر
رابطہ
فون دفتر: ۲۷۳۵۹۱-۰۵۲۱
خط و کتابت
ماہنامہ العصر پوسٹ بکس ۱۲۰۹
جامعہ عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان
ترسیلِ زر
ماہنامہ العصر اکاؤنٹ نمبر ۷۸۸۰
یونائیٹڈ بنک
سنہری مسجد روڈ پشاور صدر
پبلشر
مفتی غلام الرحمٰن
مقام اشاعت: جامعہ عثمانیہ
عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر
طابع: وحدت پرنٹرز پشاور

اس شمارے میں

رحمت کائنات کے مصنف رب کائنات کے حضور میں	مدیر مسئول	۲
مولانا زاہد الحسینی	حافظ نثار احمد	۱۰
دار الافتاء	مفتی غلام الرحمان	۲۴
نئی دنیا کی ایک جھلک	مولانا حسن جان المدنی	۳۶
جدید دور اور اطاعت رسولؐ	طاہر حمید قادری	۳۹
تحریک عمل برائے نفاذ شریعت کی سرگرمیاں	حافظ محمد نسیم	۴۶

Scanned with CamScanner

صدائے عصر

مدیر مسئول کے قلم سے

رحمت کائنات کے مصنف رب کائنات کے حضور میں

علوم حضرت مدنی، و اسرار حضرت لاہوری کے امین بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد زاہد ...
نور اللہ مرقدہ نے قضاء ربانی کو اللہ اللہ کے مقدس نام سے خوش آمدید کہتے ہوئے ...
حسن خاتمہ کے لئے مانگی ہوئی دعا کی قبولیت سے سعادت مندی حاصل کرتے ہوئے ...
حق ہوئے۔ **انا اللہ و انا الیہ راجعون ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی و کل شیئ عندہ باجل**
مسمی

حضرت قاضی صاحب کی رحلت صرف آپ کے اہل و عیال، خاندان یا اہل محلہ کے ...
صدمہ نہیں بلکہ آپ کے نصف صدی سے زائد دینی خدمات کے لئے بالذات یا بالواسطہ ...
ایک فرد اپنے آپ کو تعزیت کا مستحق سمجھ رہا ہے تاخیر سے مطلع ہونے کی وجہ سے ...
حاضری سے قاصر رہا لیکن تیسرے دن تعزیت کے لئے حاضر ہونے کے موقع پر ...
متعلقین اور مستفیدین کا وسیع حلقہ صدمہ سے نڈھال تھا عشق و محبت اور عقیدت کا ...
تھا کہ رفیق محترم جناب حاجی غیاث الانام صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے جب ...
کلام پر لب کشائی کی تو حاضرین مجلس کے جذبات قابو میں نہ رہے۔ بعض خلفاء پر ...
کیفیت طاری ہو کر چیخیں مارتے مارتے اپنے آپ سے بے خبر رہے نہ معلوم کب ...
خبری کے شکار ہوئے۔

حضرت قاضی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کے علمی کارنامے ...
خدمات، مفسرانہ ذوق اور حکیمانہ انداز بیان کے لئے کئی جلدیں ناکافی ہیں آپ کی زندگی ...
ہر مرحلہ مستقل تاریخ اور ہر مجلس تربیت گاہ کا مستقل سبق ہے خدا کرے کہ ...
مستفیدین یا قابل فخر اور نیک سیرت اولاد کو تفصیل سے لکھنے کی توفیق نصیب ہو ...

ن کی مقدس قرآن مجید سے ہمہ وقت وابستگی اور تعلق آپ کی زندگی کا گرانقدر سرمایہ
یں کے لئے آپ عمر بھر کوشاں رہے "درس قرآن" کے . نام سے علمی حلقات ملک کے
حصوں میں قائم کئے درس کی خصوصیت یہ رہی کہ معاشرتی مسائل اور مشکلات کا
تقاضوں کے مطابق حل فرماتے چنانچہ جدید تہذیب کا بڑا حلقہ آپ کی کوششوں سے
ت پر آیا۔ جو بھی آپ کے علوم و معارف سے فیض یاب ہوا تو بے دینی کے شکار

مد للہ محفوظ رہا۔ تفسیر سے حد درجہ کا شغف تھا دارالعلوم حقانیہ میں ایک دفعہ دورہ
ے آخری درس کے لئے تشریف لائے بیان سے فارغ ہونے کے بعد مجھے فرمایا یہ
کا کمال ہے کہ اس سے جتنا گہرا تعلق ہو گا اتنا ہی اس کے رموز و معارف کھلیں
ور اپنے خاص انداز میں فرمایا قرآن سمجھنے کے لئے باطن کا پاک ہونا ضروری ہے۔
ی تلاوت دیکھ کر کرو۔ اس کا ترجمہ سمجھو اور پھر ہمہ تن ان ایات پر نظر ڈالتے
سوچتے رہو قرآن خود اپنا باطن کھول کر تمہارے سامنے رکھے گا۔ اکابرین کی خدمت
ب کو بڑا موقعہ ملا اور اس کے آثار آپ کی ہر محفل میں محفوظ ہوتے رہے علمی
ا یہ حالت تھی کہ ہر خط اور محفل میں ہر ایک کو اس کے حال کے مطابق علمی اور
م کرنے کی تاکید فرماتے گذشتہ اپریل جناب میاں سعید اللہ جان کی درخواست پر
ہ نامکان تشریف لائے۔ ضعف و کمزوری کے باوجود پوری محفل پر چھائے رہے
نیہ پشاور کی تعلیمی سرگرمیوں پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔
ی چاہتا ہے کہ آپ درجہ تخصص کے طلباء سے ایک علمی کام کروائیں وہ یہ کہ
ن کی مناسبت سے اس پر تحقیق ہو کہ اس صدی میں علم فقہ پر پاکستان کی سر
م ہوا ہے اس کے ساتھ طریقہ کار کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا۔ ممکن ہے کہ
ے اعتبار سے شرکاء پر تقسیم ہو یا علاقائی اعتبار سے طلباء اس پر کام کریں۔
وقت مجھے ایک دفعہ تفسیر بالرای پر کام کرنے کے لئے سر سید احمد خان کی
مطالعہ کی ضرورت پڑی مجھے معلوم ہوا کہ یہ تفسیر حضرت قاضی صاحب کے

Scanned with CamScanner

کتب خانہ میں ہے شاید کسی طالب علم کو آپ کی خدمت میں بھیجا تفسیر بھیجئے سا...
ارسال کرتے ہوئے فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

دینی مدرسہ جامعہ مدنیہ

اٹک شہر پاکستان

فون نمبر ۲۲۸۲ تاریخ ۲۵ رمضان مبارک

محترم المقام جناب مفتی صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

اس گناہ گار کو دارالعلوم حقانیہ کے قابل قدر جلیل القدر علماء کرام کی جو مقام حاصل ہے وہ اس گناہ گار کے
لئے باعث صد فخر ہے ورنہ کیا میری اور کیا میری اوقات مشہور مثال ہے اس کا مصداق
حسب ارشاد گرامی سرسید کی مرتبہ تفسیر کی ایک جلد جو کہ سورۃ ناس تک ہے اور اس کے اولین طباعت
کل ہی ارسال کر دی تھی اللہ تعالیٰ آپ کے قلم کو حق کی تائید اور دفاع المطاعن میں ہمیشہ تیغ براں
قلم کی زبان سے فتنوں کی دراز اور ان کا دفاع قلم ہی سے ہوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دفاع میں مجھ ناکارہ
اور محنت درس کے ساتھ قلم کی سرنگونی میں ساتھ صاحب علم کی محنت کو قبول فرمائے۔ آمین۔
سرسید کی اس تفسیر کے اپنے معتقدین معاصرین بلکہ معاونین نے جو تنقید کی ہے وہ اقوال
معارف القرآن میں موجود ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مولانا حقانی
اس گناہ گار کی جسمانی علمی ذہنی روحانی امراض کی شفاء کے لیے دعا فرمائیں
جب جناب مناسب سمجھیں کتاب بھجوا دیں تا کہ ریکارڈ محفوظ رہے کیونکہ یہ تو ایک معمولی سا کتب خانہ ہر وقت علمی خدمت
حاضر ہے۔ والسلام طالب دعا حسن خاتمہ

محمد زاہد الحسینی

اور جب میں نے تفسیر مطالعہ کر کے واپس کی تو کرم نوازی فرماتے ہوئے فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

DAR UL ARSHAD
Madni Road ATTOCK City
(Pakistan)

Phone No. :- 24

دار الارشاد
مدنی روڈ اٹک شہر
(پاکستان)

Date ۸ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

جناب مفتی صاحب زید مجدہم و فضلکم

محترم المقام!

بعد از سلام بالاکرام مسنون۔ تفسیر درس مل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاء کاملہ و عاجلہ و معلا فالبشر
عنایت بخشی ہے اسے قبولیت سے نوازے اور دوام عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ اس جیسے فاضل کی
ضرورت کسی کو بھی ہے ہم متفسرین اما الزبد فیذہب جفاء و فہو ہباءً منثورا ہو جائیں گے
آج کل ہم لادین اور لادینی طبقات اور لادینی ادارے قرآن عزیز کی آڑ میں گمراہی پھیلا رہے ہیں
یہ سعادت مندی ہے کہ ان قطاع الطریق کا تعاقب فرما رہے ہیں اور یہ سب آپ کا فیض، عرفان،
اور قلب کی جلالت و وجاہت حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کی روحانی توجہات کا ہے جسے
بغیر تعلیل یوں کہا جا سکتا ہے ع

مات بلبل الحق ولکن لم یمت فیضانہ

گناہگار صرف اپنے تجربات کی بنا پر کہہ سکتا ہے کہ نور معرفت۔ حق و باطل میں امتیاز، علم و عمل کی محسوس
برکت صرف تلاوت کلام عزیز، ذکر اللہ اور درود شریف ہی سے حاصل ہو سکتی ہے اور ان جذبات کا لاشعوری
اثر کسی سالک مرد کامل میں پیدا ہو جانا شیخ وقت کی صحبت ہی سے ملتا ہے اور یہ ساری نعمتیں بفضلہ تعالیٰ آپ کو
حاصل ہیں۔ اس گناہگار کو بھی اپنی دعاؤں میں کبھی کبھی یاد فرما لیا کریں۔

والحقنی بالصالحین۔ آمین۔

طالب دعاء عافیت و حسن خاتمہ
محمد زاہد الحسینی غفرلہ

علم نوازی آپ کی نمایاں خوبی رہی علمی میدان میں نووارد شخص کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے اور کسی دینی کام پر مطلع ہوتے تو متعلقہ میدان میں زریں تجاویز سے نوازتے۔ میں نے دفاع ابو ہریرہ پر دعائیہ کلمات لکھنے کی جب درخواست کی تو کرم نوازی فرماتے ہوئے لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ان الدین عند اللہ الاسلام

دینی مدرسہ جامعہ مدنیہ

فون نمبر ۲۳۰۳ — اٹک شہر، پاکستان

تاریخ ٦ رمضان ۹۰ — ۱۴۱۰ھ

محترم المقام جناب مفتی صاحب زید مجدکم سلام مسنون!

رمضان شریف کے بابرکت ساعات میں دعا کے بعد اور دعا سے حسن خاتمہ کا متمنی ہوں

چند ایام پہلے آپ کی اہم کتاب ابوہریرہ اسلام کی [illegible] میں چند حروف بھی الحمد للہ [illegible]

ہوئی۔

جیسا کہ میں نے زبانی عرض کیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ہمام بن منبہ [illegible]

اپنے محترم استاذ سے سنی تھیں وہ بالترتیب لکھ لیں ایک مجموعہ [illegible]

اور حدیثیں [illegible] ساتھ 1955ء میں الصحیفۃ الصحیحۃ [illegible] ڈاکٹر حمید اللہ [illegible]

چھپ چکی ہے۔ اگر آپ [illegible] صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے [illegible]

اسلامیہ کالج پشاور یا یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہوگی۔ صحیفہ ۵۸ھ سے پہلے کی تالیف ہے [illegible]

اس [illegible] خیال ہے اس کا مطالعہ آپ کے کام [illegible]

زیادہ دعا طلب دعا۔

مخلص
زاهد الحسینی عفی عنہ

جس کسی کو دین کے کام میں مشغول دیکھتے تو خوش ہوتے اور حوصلہ بڑھاتے [illegible]

کی خدمت کا حسین جذبہ پیدا ہو چنانچہ دفاع ابوہریرہ کا نسخہ خدمت میں بھیجنے کے [illegible]

ارشاد فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Phone No. :- 2484

دار الارشاد
مدنی روڈ اٹک شہر
(پاکستان)

DAR UL ARSHAD
Madni Road ATTOCK City
(Pakistan)

Date ۵ محرم ۱۴۱۱ھ — 28/7/90

محترم المقام جناب مفتی صاحب زید مجدکم و لطفکم

[illegible] مدظلہم

[illegible] مضمون [illegible] باعث نواز اور بصیرت افزا ہوا جزاکم اللہ خیر الجزاء

[illegible] اس دور میں [illegible] مطالعہ [illegible] اور تشنیع حنفیت

[illegible] شکر ہے کہ اس دور الحاد [illegible] حقانیہ کو [illegible] سعادت بخشی ہے الحمد للہ [illegible]

[illegible] مضمون [illegible] ایک مصداق حضرت مولانا عبد الحق نور اللہ مرقدہ

[illegible] ایک صدقہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو [illegible] علم و عمل کو مزید ترقی

[illegible] سعادت بخشے آمین

[illegible] بقدر وسعت شروع کروں گا [illegible] آرزو ہے [illegible]

[illegible] عظمت کو اجاگر [illegible]

[illegible] ہے کہ

[illegible] کسی خطے میں رکھ دیئے جائیں تو اس خطہ [illegible]

[illegible] العرف الشذی

[illegible] نہیں کر سکتے۔

[illegible]

[illegible]

والسلام

مخلص دعاگو و دعا طلب

زاہد الحسینی غفرلہ

حال ایبٹ آباد

ایک دوسرے موقع پر میں نے خدمت میں لکھا کہ اکابرین کے جانے کے بعد ہماری [illegible] آپ پر پڑی ہیں اور آپ سے رہبری کے منتظر ہیں عجز و انکساری سے لبریز خط لکھا [illegible] فرمایا کہ نووارد فضلاء کی علمی خدمات ہماری خوشی کا گھر ہے اور فرمایا۔

DAR UL ARSHAD
Madni Road ATTOCK CITY.
(PAKISTAN)

دارالارشاد
مدنی روڈ اٹک شہر
(پاکستان)

DATE ۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۸
28—9—97

محترم المقام جناب مفتی غلام الرحمٰن صاحب زید مجدہم

سلام مسنون بعد الاحترام معروض آنکہ گرامی نامہ محررہ مورخہ 9/5/1417ھ الحمد للہ ... پا کر
یاد فرمائی کا شکریہ صدق دل سے شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے
دین متواتر اور متوارث کے تحفظ اور اسکی اشاعت جس اکابر کے طرز عمل پر کسی قسم ...
آپکی یہ مساعی مشکور ہوگی۔ ہم گناہگار تو وقتاً سلاطین علم وعمل کے قرب اور ان کی نظر ...
باوجود تہی دامن رہے مگر آپ جیسے مخلص منتسبین کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے اور اطمینان قلب ...
کہ بفضلہ تعالیٰ قافلہ رواں دواں ہے اللہ تعالیٰ ظاہری باطنی مفاسد اور بد نظری سے محفوظ ...
اقوام ابنائے زمانہ معمول رہا ہے کہ جس آستانہ کی خاک روبی شرف میسر ہوا اس سے تعلق قائم رکھنے ...
بدگمانی سے کوئی نقصان نہیں ہوتا البتہ قلب و نظر کے بدل جانے سے مرکز محبت ...
بھی مفید نہیں رہتی بارک اللہ فی مساعیکم
اس میں شک نہیں بلکہ اکثر ... باعث تسکین ہے کہ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کی نظر ...
... اور تجدید عہد مطابق ... اب بھی ہے ... اس گناہ گار کو بھی احباب کی نظر ...
زمانہ قیام دار العلوم میں حضرت شیخ الحدیث نے اس نااہل کی بے مایہ زندگی کو ... فرمایا ...
شیخ العرب والعجم کے حضور اس نااہل کا چلنا پھرنا اور عملی گستاخی پر حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ کا سکوت
آپ ہمیشہ نظر میں رہا اسلئے اس تعلق کو حضرت شیخ الحدیث نے خوب نبھایا جزاہم اللہ خیر الجزاء
حضرت مولانا حسن جان اور مولانا کبیر ... صاحب و دیگر واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون

محتاج دعا حسن خاتمہ
زاہد الحسینی

حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کی رحلت کے بعد میں عموماً" اہم امور کا مشورہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا آپ جو مشورہ فرماتے اس پر عمل کرنے کی کوشش رہتی جامعہ عثمانیہ کی تاسیس کے موقع پر جب میں نے مشورہ مانگا تو سبق آموز خط لکھا۔ آپ کے ارشادات کے مطابق بحمد اللہ آج بھی میرا ذہن بنا ہوا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ ہماری شناخت ہے اور دارالعلوم سے چوبیس سالہ تعلق زندگی کا قابل فخر سرمایہ ہے اور زندگی بھر دارالعلوم سے تعلق اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ خط لکھتے ہوئے فرمایا۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم ———— ان الدین عند اللہ الاسلام

دینی مدرسہ جامعہ مدینہ

اٹک شہر پاکستان

فون نمبر ۲۳۰۳

تاریخ ۸ رجب ۱۴۱۳ھ

2-1-93

قابل احترام جناب مفتی صاحب زید مجدکم

[illegible]

[illegible]

دینی مدرسہ جامعہ مدینہ [illegible]

[illegible]

اس پر ثبت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا بے جا نہیں کہ حضرت قاضی صاحب کی وفات آپ کے خاندان یا اہل عیال کے لئے صدمہ نہیں بلکہ پورے علمی حلقہ کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے جامعہ عثمانیہ کے اساتذہ طلباء اور ادارہ العصر حضرت قاضی صاحب کی اولاد' خاندان اور حلقہ مستفیدین کے ساتھ پوری طرح اس غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر

شمس الرحمن

۸/۲/۱۴۱۳ھ

عالم اسلامی کی مشہور عالمی اور روحانی شخصیت حضر
مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ نثار احمد

حیات اور خدمات کا مختصر تذکرہ

6 محرم الحرام 1418ھ بمطابق 14 مئی 1997ء عالم اسلامی نے اس خبر افسوس سے سنا کہ ممتاز عالم دین مصنف محدث اور مفسر اکابر دیوبند سے آخری حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نوراللہ تعالیٰ مرقدہ وصال فرما گئے۔

حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان صدیوں سے علوم دینیہ کی خدم مشہور ہے۔ آپ کے خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت باز گل مرحوم حضرت دراز رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے۔ حضرت باز گل مرحوم حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جہاد میں شامل تھے۔ سقوط بالا کوٹ کے بعد ہزارہ سے نقل مکانی کرکے پنجاب کے علمی خطہ علاقہ چھچھ کے موقع شمس آباد تشریف لے آئے۔ حضرت قاضی صاحب کے دادا قاضی نادر دین اپنے وقت میں پنجابی کے مشہور شاعر اور مصلح دین تھے۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت مولانا مفتی قاضی غلام جیلانی مرحوم برصغیر کے علماء میں سے تھے۔ مناظر اور صاحب قلم عالم دین تھے۔ پچاس کے قریب علمی اور کتب کے مصنف تھے۔ شہید بالاکوٹ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت مولانا علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ حضرت مولانا عبدالاول رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمت کے اعتراف میں آپ کو محی الدین کا خطاب دیا۔ سلسلہ نقشبندیہ میں خانقاہ مو تشریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا سراج الدین سے مجاز طریقت تھے۔ آپ نے قادیان مرزا قادیانی کا مقابلہ تحریر و تقریر مناظرہ ہر میدان میں کیا۔ تیغ غلام جیلانی قادیانی آپ کی مشہور لاجواب تصنیف ہے۔ جس نے علمی دنیا میں خراج تحسین

...مرزا کی جھوٹی نبوت کی دھجیاں بکھیر دیں۔ ...کے علاوہ بنگال میں مرزائیوں کی کثرت تھی ایک عرصہ وہاں گزار کر مرزائیوں کا زور توڑا۔ ...قطب النفس کے مقام پر فائز تھے 1928ء میں وصال فرمایا اور اپنے آبائی گاؤں شمس ...میں مدفون ہوئے۔

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ اس علمی اور روحانی گھرانہ میں 6 ربیع اول ...13ھ مطابق یکم فروری 1913ء بروز ہفتہ کو پیدا ہوئے قرآن پاک اور ابتدائی عربی، ...تعلیم گھر میں ہی حاصل کی 1928ء شمس آباد سے مڈل پاس کیا۔ 1928ء میں جب ...ری المملی اور ہدایۃ النحو وغیرہ ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے کہ والد گرامی کا سایہ ...پ ...سے اٹھ گیا۔

...بچپنے کا یہ داغ یتیمی آپ کے شوق اور حصول علم کی اہمیت کو کم نہ کر سکا۔ آپ ...ی و شوق سے علوم اسلامیہ کی تحصیل میں مگن رہے اس وقت علامہ چھچھ علمائے ...ین کا مرکز تھا۔ آپ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید مولانا عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ حمیدی مولانا ...عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ مولانا سعید الدین اور مولانا عبداللہ جان موضع جلالیہ ...ے باکمال علماء دین کے فیوضات سے مستفید ہوئے اعلیٰ تعلیم کے لئے 1930ء میں ...غیر کی مشہور دینی درس گاہ دارالعلوم مظاہر علوم سہارنپور تشریف لے گئے وہاں آپ ...مولانا سراج احمد رشیدی، مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی ظہور الحق رحمۃ اللہ علیہ، ...نا ظریف احمد رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبیداللہ ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جید ...تذہ کی فیوضات علمیہ سے استفادہ فرمایا بعد ازاں آپ محدث العصر مولانا محمد انور شاہ ...شمیری رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کے لئے ڈابھیل تشریف لے گئے جہاں آپ نے بخاری شریف ...ع حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کیا علاوہ ازیں مولانا بدرعالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد ...ی سکھروی وغیرہ سے درس نظامی کی انتہائی کتابیں پڑھیں اسی دوران آپ نے مولانا ...حسین رحمۃ اللہ علیہ (حضرو) سے فلسفہ کی مشہور کتاب صدرا پڑھی جس کا ترجمہ اور تشریح ...ر الصدرا کے نام سے لکھی جو 1936ء میں طبع ہو کر علمی حلقوں سے خراج ...ین وصول کر چکی ہے دور طالب علمی میں یہ آپ کا گراں قدر علمی کارنامہ ہے جس ...سے آپ کی علمی استعداد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے اس کتاب پر اپنی تقریظ میں لکھا
یہ کتاب خدا کے فضل و کرم اور مولف کی عرق ریزی اور محنت
مستقل کتاب اور صدرا کی شرح بن گئی ہے مجھ کو قوی امید ہے کہ
شائقین علوم عقلیہ کو بہت زیادہ فائدہ پہنچے گا۔"

آپ کے والد گرامی کی خواہش تھی کہ آپ ایشیا کی مشہور دینی
دیو بند سے مستفیض ہوں چنانچہ آپ نے 1353ھ بمطابق 1932ء میں دار
میں دورہ حدیث شریف کے لئے داخلہ لیا۔ دارالعلوم دیو بند کی مسند حدیث
شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ جلوہ افروز تھے آپ نے
ترمذی حضرت مدنی رحمۃ اللہ سے پڑھی حضرت مدنی رحمۃ اللہ کی اردو تقریر کو آپ
عربی میں قلم بند فرماتے رہے۔ مسلم شریف مولانا رسول خان ہزاروی رحمۃ اللہ
شریف مولانا میاں اصغر حسین رحمۃ اللہ سے۔ طحاوی شریف مولانا محمد ابراہیم بلیاوی
شمائل ترمذی مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ سے۔ موطا امام محمد مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ سے
مالک مفتی ریاض الدین رحمۃ اللہ سے اور مولانا قاری جلیل الرحمان سے پارہ عم
دارالعلوم دیو بند میں آپ نے ان یگانہ روزگار ہستیوں بارگاہ صحبت سے
روحانی فیض حاصل کیا یہ حضرات علم و تقویٰ میں اپنے وقت کے امام تھے
چاشنی نے آپ کے اوصاف حمیدہ کو نکھارا۔

کیا فیض تھا کہ پڑ گئی جس پر بھی اک نظر
رشک جنید و شبلی و منصور ہو گیا

آپ کے دور طالب علمی میں ایک مرتبہ مشہور شاعر مولانا ظفر علی خان
دیو بند تشریف لائے دارالحدیث میں ان کے اعزاز میں تقریب استقبالیہ منعقد ہوئی
اور طلباء نے مولانا ظفر علی خان کو نظماً اور نثراً خوش آمدید کہا اس موقع
دیو بند کی شان میں آپ نے ایک نظم کہی جس میں مرزا قادیانی کے خلاف
رحمۃ اللہ کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

انہی کی ذات اقدس سے بشیر الدین نالاں ہے

...نظم سے متاثر ہو کر مولانا ظفر علی خان نے فی البدیہہ دیو بند کی شان میں مشہور نظم ...ی جس کا پہلا شعر مندرجہ ذیل ہے -

شاد باد و شاد زی اے سر زمین دیوبند #
ہند میں تو نے کیا اسلام کا پرچم بلند #

صوفیانہ مسلک

قیام سہارنپور کے زمانہ میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت پیدا ہو گئی جو بالآخر ...ت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دامن فیض سے وابستگی کا سبب بنی حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود ...ی تفصیل میں فرماتے ہیں :-

حضرت (مدنی رحمۃ اللہ علیہ) کانگرس یا جمعیت العلماء کی دعوت پر سہارنپور تشریف لاتے اور ...رگاہ میں تقریر فرماتے - اس وقت سے آئینہ دل میں حضرت کا نقش اس طرح ثبت ...یا کہ آج تک باقی ہے اور انشاء اللہ باقی رہے گا مگر زیادہ قرب دارالعلوم دیو بند میں ...حدیث کے داخلہ پر نصیب ہوا کئی بار (بیعت کی درخواست کی مگر یہی جواب ملا کہ ...رہ کر لیا جائے ایک رات سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بیعت کا حکم ملا وہ ...ں خواب لکھ کر ارسال کر دی تو جواب فرمایا کہ ملاقات پر انشاء اللہ بیعت کر لی جائے ...آخر وہ سعادت آفرین گھڑی آ گی کہ مورخہ 26 شعبان 55ھ 13 نومبر 36ء بروز ...ت نماز مغرب کے بعد اس مسجد میں چند سعادت مندوں کے ساتھ بیعت کا شرف ...ل ہو گیا۔"

تمہیں سے پاؤں یہ نعمت دنیا و دیں ساقی #

\# کہیں کیوں جاؤں تیرے میکدے میں کیا کمی [illegible]

کہیں ملاقاتوں اور کہیں خط و کتابت سے منازل سلوک طے ہوتی [illegible]
اشغال اور مراقبات کی تکمیل کے بعد آپ کی باطنی ترقیات اور [illegible]
کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ چشتیہ کے اذکار و اشغال کی تلقین کی [illegible]
دی۔

\# ایں سعادت بزور بازو نیست #
\# تا نہ بخشد خدائے بخشندہ #

1932ء میں جب آپ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے دیو بند تشریف [illegible]
وہاں سے واپسی پر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام آپ [illegible]
عنایت فرمایا۔ جس میں آپ کے متعلق بھی ایک جملہ تھا علمی اور عملی حالت [illegible]
قابل اطمینان ہے آپ حضرت لاہوری تشریف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی آپ کا آنا جانا [illegible]
گیا۔ 1939ء میں جب آپ پہلی مرتبہ حج بیت اللہ کو جا رہے تھے تو حضرت [illegible]
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دی حضرت لاہور رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے قلمی دستخط [illegible]
مزین اپنا ترجمہ قرآن پاک عنایت فرمایا یہ محض ایک تحفہ نہ تھا بلکہ حضرت [illegible]
نے بقول آپ کے اپنا فیض قرآنی آپ کو منتقل فرما دیا۔ 1957ء میں حضرت [illegible]
کے وصال کے بعد حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری زیادہ ہو گئی۔ [illegible]
جب حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ایبٹ آباد تشریف لائے تو از خود فرمایا " میں چاہتا [illegible]
سلسلہ قادریہ میں آپ کی تکمیل کرا دوں " ابتدائی اسباق کی بھی تلقین فرمائی [illegible]
15 مئی 1961ء ایبٹ حضرت لاہوری تشریف آوری پر آپ کو اجازت بیعت سے [illegible]
ہوئے اپنا مجاز فرمایا۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ آپ سے انتہائی محبت اور غایت درجہ اعتماد فرماتے تھے [illegible]
کی تصنیف معارف القرآن کی تقریظ میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا " [illegible]

Scanned with CamScanner

کہیں کیوں جاؤں تیرے میکدے میں کیا نہیں ساقی #

ت ملاقاتوں اور کہیں خط و کتاب سے منازل سلوک طے ہوتی رہیں، سیمحات، اذکار،
ل اور مراقبات کی تکمیل کے بعد آپ کی باطنی ترقیات اور ازلی سعادت مندی تھی
حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ چشتیہ کے اذکار و اشغال کی تلقین کی اجازت عنایت فر

ایں سعادت بزور بازو نیست #
تانہ بخشد خدائے بخشندہ #

193ء میں جب آپ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے دیو بند تشریف لے گئے ت
ں سے واپسی پر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام آپ کو دستی رقعہ
ت فرمایا۔ جس میں آپ کے متعلق بھی ایک جملہ لکھا علمی اور عملی حالات ماشا اللہ
ل اطمینان ہے آپ حضرت لاہوری تشریف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی آپ کا آنا جانا شروع ہو
۔ 1939ء میں جب آپ پہلی مرتبہ حج بیت اللہ کو جا رہے تھے تو حضرت لاہوری
ی خدمت میں حاضری دی حضرت لاہور رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے قلمی دستخطوں سے
ں اپنا ترجمہ قرآن پاک عنایت فرمایا یہ محض ایک تحفہ نہ تھا بلکہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
ے بقول آپ نے اپنا فیض قرآنی آپ کو منتقل فرما دیا۔ 1957ء میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ
وصال کے بعد حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری زیادہ ہو گئی۔ 1961ء میں
ب حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ایبٹ آباد تشریف لائے تو از خود فرمایا "میں چاہتا ہوں کہ
سلہ قادریہ میں آپ کی تکمیل کرا دوں" ابتدائی اسباق کی بھی تلقین فرمائی اس سال
مئی 1961ء ایبٹ حضرت لاہوری تشریف آوری پر آپ کو اجازت بیعت سے نوازتے
وے اپنا مجاز فرمایا۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ آپ سے انتہائی محبت اور غایت درجہ اعتماد فرماتے تھے۔ آپ
ی تصنیف معارف القرآن کی تقریظ میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا "محترم المقام

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible] کے ان [illegible]
[illegible] تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے [illegible]
[illegible] عطا فرمایا ہے۔"

اب تک ہزار ہا انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ کے پاک [illegible]
[illegible]

[illegible]

تدریسی خدمات

[illegible] میں جب آپ دارالعلوم [illegible] سے فارغ ہو کر اپنے آبائی گاؤں [illegible]
کو تشریف لائے [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]
فصاحت و بلاغت کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ [illegible]
[illegible]

اور عقائد کی اصلاح ہوئی - اس کی بہار آج بھی دیکھی جا سکتی ہے - 1972ء میں آپ
اٹک کالج سے ریٹائرڈ ہوئے کالج کے زمانہ ہی میں 1956ء میں آپ نے مدینہ مسجد کی
بنیاد رکھ دی تھی کالج سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد زندگی کی آخری ساعتوں تک یہیں مدینہ
مسجد میں علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت اور تصوف و سلوک کی خدمت اور مخلوق خدا کی
رہنمائی فرمائی -

درس قرآن مجید سے خصوصی شغف

اللہ تعالیٰ نے اکابر دیو بند سے دین کے ہر شعبہ میں جو کام لئے ہیں ان میں ایک
امت محمدیہ صاحبہا التحیۃ والسلام کو قرآن پاک کے قریب کرنا بھی ہے
حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے تراجم قرآن پاک
اور درس قرآن مجید کے ذریعہ امت مسلمہ کی جو اصلاح ہوئی ہے عالم اسلام میں اس کے
اثرات دیکھے جا سکتے ہیں -

حضرت اقدس قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ ذوق اپنے اکابر سے ورثہ میں ملا تھا
تصنیف و تدریس اور ہر اعتبار سے علوم قرآنیہ کی خدمت کی بیس کے قریب مختلف
قرآنی اسالیب پر وقیع علمی کتابیں لکھیں اور حیات مستعار میں جہاں بھی رہے درس قرآن
مجید کا ناغہ نہیں فرمایا بلکہ ایبٹ آباد کے زمانہ میں تین تین مقامات پر عرصہ تک درس
دیتے رہے شمس آباد، ڈالوال، ایبٹ آباد، کوہاٹ، تربیلہ، نوشہرہ، سنجوال، پشاور، لارنسپور، واہ
کینٹ اور اٹک وغیرہ کے در و دیوار آج بھی آپکے زمزمہ ہائے قرآن کے گواہ ہیں - واہ
کینٹ میں 1964ء تا 1997ء 33 سال پابندی سے درس قرآن مجید دیا - یہاں تک کہ
اس عرصہ میں ایک درس کا ناغہ بھی نہیں ہوا یہ درس اٹھائیس جلدوں میں طبع ہو چکا
ہے -

تنظیمی اور ملی خدمات

علمائے عصر میں اکابر دیو بند کو اللہ تعالیٰ نے یہ امتیازی شان بخشی ہے کہ ا
نے معاشرہ کی ہر وقتی ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے رہنمائی فرمائی درس و تدریس
و ارشاد' تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ اگر سیاست میں ضرورت ہوتی تو سیاست
حصہ لیا اگر میدان جہاد نے تقاضا کیا تو تلوار اٹھا کر امت مسلمہ کے مسائل کے
بدوش چلے۔ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ ذوق اپنے اکابر سے ورثہ میں ملا تھا
کی مصروفیت اگرچہ زیادہ درس و تدریس' تصنیف و تالیف اور ذکر و تصوف میں رہی
آپ کے وقت کے اہم مسائل میں مسلمانوں کی ہر ضرورت کا ساتھ دیا۔ جب 932
میں آپ دارالعلوم دیو بند سے فارغ ہو کر گھر آئے تو علاقہ کے علماء اگرچہ کام کر ر
تھے۔ مگر کوئی تنظیم اور جماعت نہ تھی جمعیت علمائے ہند کی طرز پر جمعیت علمائے اٹک
بنیاد رکھی۔ جس نے گراں قدر دینی خدمات انجام دیں۔ بعض مذہبی مسائل پر علماء
اختلاف رائے کی وجہ سے مذہبی انتشار پیدا ہو جاتا تھا۔ آپ نے علاقہ کے علماء کو
مجلس تنقیح فتویٰ" کے نام سے ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

1947ء میں پہلی موثر اسلامی کانفرنس جو نواب زادہ لیاقت علی خان کے ز
صدارت ہوئی آپ نے بھرپور حصہ لیا پاکستان میں سعودیہ کے مشہور سفیر عبدالحم
الحطیب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر پاکستان کے کئی ملکی اور ملی مسائل کا حل کیا۔

پاکستان کے پہلے آئین کی تدوین میں حصہ لیا۔ 1949ء میں نیشنل اسلامک
اقتصادی کانفرنس میں شرکت کی۔ پاکستان میں اہلسنت کے حقوق کے تحفظ کیلئے بنائی جا
والی پہلی جماعت "تنظیم اہلسنت" کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے گرانقدر خدمات انجا
دیں۔

1947ء سے پہلے لکھنؤ سے نکلنے والے ایک ہفت روزہ "نیام اسلام" کیلئے
بحیثیت مدیر اعلیٰ کے خدمات نجام دیں۔ 1954ء اٹک سے ایک ہفت روزہ "آزان"
جاری کیا جو 1953ء تک جاری رہا۔ 1971ء میں ماہنامہ الارشاد جاری کیا جو 1981ء تک
جاری رہا وقتی سیاسی ضروریات میں بھی ہمیشہ علما کے حق کا ساتھ دیا۔

تصنیفی خدمات

اللہ تعالیٰ نے تحریر و تصنیف کا اعلیٰ سلیقہ آپ کو عنایت فرمایا تھا۔ وسعت مطالعہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہترین حافظہ سے نوازا تھا اس لئے آپ کی ہر تحریر دلائل و براہین سے مزین ہے علمی اور اصلاحی ہر میدان میں آپ کی سینکڑوں تصانیف یاد گار ہیں بخاری کے ترجمۃ الباب تفسیر کے مشکل مسائل فلسفہ کلام کی اور کتب عقائد کی شرح سے لے کر وضو سجدہ کے فضائل اور عوامی درس تک آپ کی تصانیف ہر طبقہ فکر کے لئے رہنما ہیں یہاں مختصراً" آپ کی چند کتب کا تذکرہ کیا جاتا ہے ورنہ یہ عنوان خود ایک مستقل تصنیف کا محتاج ہے۔

تفسیر

1۔ آسان تفسیر ۔ 2 ۔ درس قرآن عزیز اٹھائیس جلدوں میں ۔ 3 ۔ معارف قرآن ۔ 4 ۔ ضرورۃ القرآن دو جلدوں میں ۔ 5 ۔ احکام القرآن ۔ 6 ۔ راہ نمائے ترجمہ قرآن ۔ 7۔ قواعد ترجمہ القرآن ۔

حدیث

1۔ الرسالہ المدینہ (عربی میں) ۔ 2 ۔ ضرورت حدیث ۔ 3 ۔ روح البخاری علی تراجم البخاری ۔ 4 ۔ انوار الحدیث اٹھائیس جلدوں میں ۔ 5 ۔ [illegible] انوار المشکوۃ ۔ 6 ۔ جواہر البخاری ۔ 7 ۔ انمول موتی ۔ 8 ۔ زاد آخرت ۔

فقہ و اصول فقہ

1۔ خلاصہ فقہ حنفی ۔ 2 ۔ اصول حسینی (اصول الشاشی کا فارسی نظم میں ترجمہ) ۔ 3 ۔ آئین وراثت ۔ 4 ۔ فقہ اسلامی ۔ 5 ۔ حج بیت اللہ و زیارت الرسول ۔

علم کلام و فلسفہ

1 - احسن الفوائد اردو شرح شرح عقائد نسفی - 2 - البدر الحل المد

تصوف

1 - نجات دارین - 2 - کشکول رحمت - 3 - شجرہ الحسیبہ چشتیہ صابریہ ۔ 4۔
تحفہ

سیرت

1 - رحمت کائنات - 2 - با محمد ﷺ با وقار - 3 - شان رسول ﷺ
- مقام محمود

تاریخ

1 - پاک بندے - 2 - تذکرہ دیار حبیب ﷺ - 4 - تذکرہ المفسرین (
انگریزی) - 4 - سیرت صحابہ رضی اللہ عنہ چراغ محمد (سوانح حضرت مدنی)

فضائل

1 - شان صحابہ رضی اللہ عنہ - 2 - برکات وضو - 3 - عمل رحمانی - 4 - روحانی
5 - سنت الانبیاء - 6 - رحمتوں کا خزانہ

لغت

1 - دینی لغات - 2 - محبوب زبان

اوراد و وظائف

-1- آغوش رحمت - 2 - (الحزب الاعظم کا ترجمہ و توضیح) - 3 - دامان رحمت

تردید فرق باطلہ

-1- رحمت کائنات (مسلمہ حیات النبی ﷺ) - 2 - عقائد حقہ - 3 - درہ بر فرق احمدیہ - 4 - قادیانی کیوں کافر ہیں - 5 - اصلاح الرسول - 6 - بھوک اور
-7- ضرورۃ القرآن - 8 - خلافت اولیٰ - 9 - اپنی امت کے نام حضرت مسیح کا پیغام
گانا بجانا -

وفات حسرت آیات

پندرہ اگست 1989ء کو آپ کو دل کا شدید دورہ پڑا آٹھ دن کمپلیکس اسلام آباد زیر علاج رہے میں پھر دوبارہ تکلیف ہوئی تو کمپلیکس اسلام آباد چند دن زیر رہے ڈاکٹروں نے کام سے منع کر دیا تھا مگر آپ باوجود انتہائی نقاہت کے مسلسل کرتے رہے بیماری کے دوران چراغ محمد ﷺ، سوانح حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ لکھی - قرآن مجید اور درس حدیث بنام انوار الحدیث کا کام کیا علاوہ ازیں بھی کئی عنوانات خطوط کے جوابات روزانہ اپنے قلم سے لکھتے درس نظامی کی انتہائی کتب کا سلسلہ جاری رکھا - کئی مختلف جگہ درس قرآن مجید اور مجالس ذکر کے لئے بھی تشریف لے آپ کی خواہش تھی کہ میرے معمولات میں کسی بھی چیز کا ناغہ نہ ہو اللہ تعالیٰ نے کی اس خواہش کو پورا فرمایا چنانچہ حیات مستعار کے آخری روز بھی صلوۃ خمسہ، چاشت، اشراق، صلوۃ الزوال، اوابین کے علاوہ بے شمار نوافل پڑھے - ذکر و اشغال تسبیحات و مراقبات تمام ادا فرمائے ترجمہ القرآن، بخاری شریف، پسند نامہ کا سبق تصنیف کا کام کیا - ڈاک لکھی - بیعت و ارشاد کا سلسلہ جاری رہا عشاء کی نماز با مسجد میں پڑھ کر گھر تشریف لے گئے رات بارہ بجے اچانک دل کی تکلیف ہوئی - اٹک لے جائے گئے خود پیدل چل کر گاڑی میں بیٹھے اور وہاں سے ہسپتال خود چل کر گئے ڈاکٹر آکسیجن کی تیاری کر رہے تھے کہ دو بج کر گیارہ منٹ پر تہجد وقت جو آپ کے لئے تمام عمر وصال محبوب کا وقت تھا تین مرتبہ اللہ اللہ اللہ فرمایا

Scanned with CamScanner

اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔
انا للہ و انا الیہ راجعون ○ رحمت اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

ہزاروں منزلیں ہوں گی ہزاروں کارواں ہوں گے
بہاریں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہوں گے

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور چار بیٹیاں عنایت فرمائیں۔ سب آپ
حسن تربیت سے نیک صالح اور متقی پرہیز گار ہیں آپ کے تینوں صاحبزادے حافظ
اور عالم فاضل ہیں۔ بڑے صاحبزادے مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ' جامعہ ا
سے فاضل ہیں منجھلے صاحبزادے مولانا قاضی محمد راشد الحسینی مدظلہ اور چھوٹے صاحبزا
مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقت الحسینی مدظلہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل ہیں

خلفائے کرام

آپ نے ہزاروں انسانوں کی تربیت باطنی' فرمائی اکابر کی روحانی امانتوں س
نوازتے تھے۔ ایسے تیرہ خوش نصیبوں کو آپ نے اپنا مجاز فرمایا جن کے اسم گرامی مند
ذیل ہیں۔

1 - حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ اٹک - 2 - مولانا ڈاکٹر سید
اللہ جان مدظلہ پشاور - 3 - مولانا قاری محمد سلیمان مدظلہ ٹیکسلا - 4 - مولانا محمد زمان م
بنوں - 5 - جناب کرنل محمد جمیل مدظلہ کرک کوہاٹ - 6 - مولانا مفتی محمد حسین م
شور کوٹ - 7 - حافظ نثار احمد الحسینی اا حضرو - 8 - حاجی عبدالعزیز مدظلہ ایبٹ آباد -
صاحبزادہ معولانا قاضی محمد راشد الحسینی مدظلہ اٹک - 10 - صاحبزادہ مولانا محمد ابراہیم ثا
الحسینی مدظلہ - 12 - حضرت حافظ عطاء اللہ مدظلہ وہاڑی - 13 - مولانا قاری محمد ادریس
ظلہ اسلام آباد -

مسلمانان اسلام کی خدمت میں ہمدردانہ اپیل

یوں تو جامعہ عثمانیہ میں طلباء کے لئے رہائش کی ضرورت روز اول سے محسوس ہوتی رہی ہے لیکن سال رواں میں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر ابتداء سال میں داخلہ کی فہرست میں چھتیس زائد طلباء یعنی منتظرین پر مشتمل رہی ۔ یوں مقررہ ہدف ۱۰۵ سے تجاوز ہو کر منتظرین کی ۳۶ کی فہرست کی وجہ سے مجموعی طور پر داخلہ ۱۴۱ تک ممتد رہا۔ غیر متوقع طور پر مقررہ ہدف سے تجاوز کی وجہ سے دارالاقامہ کی کمی مزید شدت سے محسوس کی گئی۔ جس کے لئے فوری طور پر ایک مکان کرایہ پر حاصل کیا گیا۔ اس کے علاوہ گزشتہ ماہ سے جامعہ کے متصل خالی پلاٹ پر پندرہ کمروں پر مشتمل دو منزلہ ہاسٹل کی تعمیر شروع کی گئی ہے اور اس ہاسٹل کی تکمیل سے ۱۱۰ طلباء ٹھہرنے کی گنجائش پیدا ہوگی۔ شروع کی گئی تعمیرات یعنی پندرہ کمرے بمع برآمدہ ۵۵۵۰ فٹ کوَاڈ ایریا ہے یوں کم از کم فی ایک فٹ پر ۳۵۰ روپے کے حساب سے ۵۵۵۰ × ۳۵۰ = ۱۹،۴۲،۵۰۰ یعنی ساڑھے انیس لاکھ روپے کا تخمینی خرچہ آئے گا۔ مدارس کے ایسے کاموں کے لئے پرخلوص جذبہ کی ضرورت ہے اور یوں بے لوث جذبہ خدمت سے یہ کام پورے ہوتے ہیں۔

درد دل رکھنے والے مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے اس کار خیر میں حصہ لینے کی درخواست ہے کہ دل کھول کر اس میں حصہ لیں۔ اگر کسی صاحب کو مالی تعاون کی توفیق نہ ہو تو دو رکعات صلواۃ حاجت پڑھ کر جامعہ کے حق میں اللہ تعالی کے دربار میں اخلاص کی دعا بہترین تعاون ثابت ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالی ہر ایک مسلمان کو قربانی کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

منجانب :۔ اراکین مجلس شوریٰ
جامعہ عثمانیہ

دارالافتاء

وما ذلک علی اللہ بعزیز

...ورتوں کا ماحول اور سائنسی دور کے شرائط ملحوظ رکھیں جائیں - 2 - شریعت کی رو سے
...رتوں کی کتابت اور تعلیم کا کیا حکم ہے؟ 3 - عورتیں شرعی تعلیم کس طرح حاصل کر
...کتی ہیں؟ 4 - عورتیں عمر کے کس حد سے لے کر کس حد تک اور کون کونسے فنون میں
...لیم حاصل کر سکتے ہیں؟ 5 - عورتوں کے لئے مدارس بنانا اور ان میں عورتوں کی
...دارس طریقے پر رات گزارنا کیسا ہے؟ اسی طرح دارالحفاظ میں لڑکیوں کا حفظ کرنا اور
...رات گزارنا کس طرح ہے -

...امید رکھتے ہیں کہ شریعت محمدی کے علماء کرام صاحبان ان مسائل کا کیا حل سوچتے
...اور کس طرح امت سلمہ کی راہنمائی کرتے ہیں -

والسلام

خادم اسلام امیر المومنین مجاہد ملا محمد عمر اخند رئیس تحریک طالبان افغانستان

باسمہ تعالیٰ

الجواب و باللہ التوفیق

1 - خواتین اور تعلیم :-

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرد کی طرح عورت بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابند
... حقوق اللہ اور حقوق العباد میں عورت سے ایسے کردار کی توقع کی جاتی ہے جو معاشرہ
... مرد اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اس لئے معاشرہ میں رہتے ہوئے عورت کے لئے تعلیم
... ضروری ہے جتنی اہمیت مرد کے لئے سمجھی جاتی ہے -

اسلامی معاشرہ کے ارتقاء اور تکمیل میں خواتین کا کردار نا قابل انکار حقیقت ہے
...رت کبھی بیٹی، کبھی بیوی اور کبھی ماں کے مقدس رشتہ کے عنوان کے خاندان سے لے
...بین الاقوامی میدان میں ایک پر سکون معاشرہ کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرتی ہے بلکہ
...معاشرہ کے لئے ہونہار اور نیک سیرت افراد کی فراہمی میں ماں کا کردار باپ سے کہیں
...ہے اس لئے بچوں کی بہترین تربیت کے لئے ماں کا زیور تعلیم سے آراستہ ہونا
...ضروری ہے -

حضرت رسول اللہ ﷺ کے دربار سے مردوں کی طرح عورتیں بھی
یاب ہوتی رہیں چنانچہ نماز با جماعت اور دوسرے اجتماعی مواقع پر عورتوں کو شر
موقعہ دیا گیا۔ وعظ و نصیحت کی محفل و مجلس میں عورتیں حاضر ہوتیں جب بھی
اللہ ﷺ کو احساس ہوا کہ عورتیں وعظ و نصیحت سے پوری طرح استفادہ نہ کر
تو آپ نے خصوصی توجہ کا موقعہ فراہم کیا تاکہ عورتیں محروم نہ رہیں چنانچہ عید
موقع پر جب آپ نے لوگوں سے غرباء کے لئے تعاون کی اپیل کی تو عورتوں کے
مستقل تشریف لے گئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔

فظن انه لم یستمع النساء فوعظهن و امرهن با الصدقه فجعل
المراة تلقی القرط والخاتم و بلال یا خذفی طرف ثوبه (بخاری)

ترجمہ:- آپ نے گمان کیا شاید عورتیں نہ سن سکیں چنانچہ آپ نے ان کو نصیحت کی
صدقہ دینے کا حکم کیا چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں دینے لگیں اور حضرت
لے کر چادر میں ڈالتے رہے۔

بلکہ بعض روایات سے یہاں تک ثابت ہے کہ عورتوں نے ایک دفعہ ر
اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ مردوں کے غلبہ کی وجہ سے ہم استفادہ سے محروم ر
ہیں ہمیں مستقل موقعہ دیجئے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو تعلیم کی اہمیت
احساس کرتے ہوئے مستقل وقت دینے کا وعدہ فرمایا امام بخاری اس روایت کو مد نظر
رکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

باب ہل یجعل للنساء یوما علیحدة فی العلم
یعنی مستورات کو تعلیم دینے کے لئے مستقل وقت دینے میں کوئی حرج نہیں

احادیث کے ذخیرہ سے ثابت ہے کہ کئی عورتیں انفرادی طور پر اپنے مسائل پوچھنے کے
لئے دربار نبوی ﷺ کی طرف مراجعہ کرتیں جہاں کہیں ذاتی طور پر کسی مسئلہ پوچھنے
میں دقت محسوس کی تو حضرت عائشہؓ کو واسطہ بنا کر اپنی ضرورت پوری کی۔
ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام نے خواتین پر علم کے دروازے بند
نہیں کئے بلکہ نرینہ اولاد کی طرح لڑکیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا والدین کے فرائض

Scanned with CamScanner

...ی کا حصہ ہے۔ لڑکوں کی طرح لڑکیوں کو دینی تعلیم سے محروم رکھنا روحانی قتل کے مترادف ہے جو قرآن کی رو سے حرام اور ناجائز ہے۔

عصری علوم اور مسلمان خواتین

واضح ہو کہ گذشتہ اہمیت سے بظاہر علوم دینیہ کی تحصیل مراد ہے جس سے مسلمان بچیاں اپنے بہتر مستقبل کا انتخاب کر سکتی ہیں اور علم دین کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے خلاف زندگی گزار کر منہیات سے اپنے آپ کو بچا سکتی ہیں لیکن کیا اس کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو جدید عصری علوم سے آراستہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مغربی معاشرہ نے نام نہاد آزادی کے نام سے بے حیائی کا جو طوفان برپا کیا ہوا ہے اور اپنی شیطانی خواہش کی تکمیل کے لئے عورت کو جو کھلونا بنا کر رکھا ہے اس کی روشنی میں تیار کئے ہوئے نصاب تعلیم کا پڑھانا کسی ذی غیرت انسان کو گوارا نہیں کیونکہ اس نصاب تعلیم کے ذریعہ عورت کی حیاء و غفلت نیلام ہوتی ہے آج مغربی معاشرہ خود اپنے کئے ہوئے پر نادم ہے لیکن نکلنے کی راہ نظر نہیں آئی اس لئے افغانستان میں ایسی تعلیم کو ترویج دینا قطعاً مناسب نہیں ایسے مادر پدر آزاد نظام تعلیم اپنانے سے جہاد افغانستان کے مقاصد کے حصول دور تک دکھائی نہیں دیتا۔ عورتوں کی تعلیمی اداروں کو بند کرنے کی بجائے اس کی اصلاح پر توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے اگر گذشتہ نصاب تعلیم سے ڈرتے ہوئے زنانہ مدارس بند کر دیئے گئے تو بیرونی دنیا میں اسلام کی بد نامی کے علاوہ خود افغانی معاشرے کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہو گا بہتر یہ ہے کہ ایسے ماہرین تعلیم کی کمیٹی بنائی جائے جو دینی اور دنیوی علوم سے بہرور ہوں اور معاشرہ کی ضروریات سے واقف ہوں ان کے ذریعہ ایسا جدید نصاب تعلیم وضع کیا جائے جس کے ذریعہ مدارس میں مسلمان بچیوں کی بہتر تربیت ہو سکے۔

جدید تعلیم در حقیقت اسلامی ثقافت اور مسلم سوسائٹی کا مظہر ہونا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میدانوں میں خواتین کو جوہر کمالات دکھانے کی اجازت ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب تعلیم مرتب کرنا چاہئے تاکہ متعلقہ میدانوں میں کمی خواتین کے ذریعہ پوری ہو تدریس اور طب کے میدان میں خواتین کی خدمت کا موقعہ دینا۔

Scanned with CamScanner

اگر پوری نظام تعلیم کی وجہ سے خواتین ہر میدان میں شرکت اپنا حق سمجھ
اور کسی میدان سے ان کو دور رکھنا آزاد خیال عورتیں ظلم تصور کرتی ہیں لیکن یہ
انکار حقیقت ہے کہ معاشرے کے بعض میدانوں سے عورت میں فطری طور پر
نہیں پائی جاتی چنانچہ یورپ میں فوج یا دوسرے انتظامی شعبوں سے عورت کو منسلک کر
پر یہ خود نادم ہے اللہ تعالیٰ نے پیدائشی طور پر عورت میں ایسی خوبیاں رکھی ہیں کہ
میدان میں بہتر خدمت کر سکتی ہیں لیکن بیگانہ مواقع میں عورتوں کو دھکیلنا خود اس
نازک سے ظلم کے علاوہ کئی معاشرتی کمزوریوں کی پیدائش کا سبب ہے -

ہمارے خیال میں چند میدان عورت سے زیادہ مناسب ہیں

1 - تدریس - 2 - طب - 3 - دستکاری

اول الذکر میدان میں عورت بہترین خدمت کر سکتی ہے اور اس میدان میں ا
کی ضرورت بھی ہے کیونکہ جب لڑکیوں کے پڑھانے کے لئے مدارس کی اجازت ہو تو ا
کو پڑھانے کے لئے استانیوں کی ضرورت ہو گی بالغ اور مراحق لڑکیوں کو مردوں کا پڑھ
اور بے جا اختلاط رکھنا کئی مسائل جنم لیتی ہیں -

تدریس کے میدان اور خواتین کی وابستگی کے لئے حضرت عائشہؓ کی علمی زندگی او
رسول اللہ ﷺ کی خلوت کی رازوں سے امت کو مطلع کرنے کے لئے آپ ک
شبانہ روز محنتیں اہم دلیل ہے حدیث کی کوئی کتاب ایسی نہیں جہاں پر رسول
اللہ ﷺ سے حضرت عائشہؓ کی روایت اور پھر حضرت عائشہؓ سے کسی شاگرد کی
روایت کرنے سے کوئی صفحہ خالی ہو - مزید برآں کئی دوسری صحابیات کی روایات سے
حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں ان سے واقفیت کے لئے "الاصابہ فی تمیز الصحابہ یا اسما
الرجال کی دوسری کتابوں کی طرف مراجعہ ضروری ہے - اس لئے خواتین کو تعلیم دلا کر
پھر اس شعبہ سے ان کی وابستگی ضروری ہے اور تعلیم کے محکمہ میں ان کو خدمت کا موقع
دینا کوئی بری بات نہیں تاہم مردوں سے بے جا اختلاط کی یہاں بھی گنجائش نہیں اور نہ
اس بہانے سے بے حیائی پھیلا سکتی ہیں -

تدریس کی طرح طب یعنی میڈیکل کے میدان سے خواتین کی وابستگی میں ملکی
ضروریات کا حصہ ہے۔ عورت کو میڈیکل کے شعبہ میں تعلیم دلانا اور پھر اس کو خدمت کا
موقع دینا شریعت کے اصول میں متصادم نہیں۔ عورت کی طبیعت میں کچھ خوبیاں ہیں جو

...وں میں ہونے کار انی جاسکتی ہیں ظاہر بات ہے کہ عورت جب بیمار ہو تو اس
...علاج کے لئے مرد کی نسبت سے ہم جنس یعنی عورت سے خدمت لینا زیادہ مفید
...فقہاء کرام لکھتے ہیں۔

...ان یعلم لمرأة مداواتها لان نظر الجنس الی الجنس اسهل

...ہندیہ ج 4/ 380
...چاہئے کہ عورت کو علاج سکھلایا جائے (تاکہ وہ عورت کا علاج کرسکے) کیونکہ
...کا اپنی طور پر ایک دوسرے کو دیکھنا اس سے زیادہ آسان ہے کہ مرد عورت کو

...دستکاری تو عورت کا اپنا میدان ہے۔ اس سے ملکی ضروریات میں کافی مدد ملتی
...عورت پردہ میں بیٹھ کر حیاء و عزت سے اس میدان میں بہت کچھ کرسکتی ہے۔ اور

...ملکی ضروریات کے تکمیل میں کافی حصہ لے سکتی ہے۔ عورت کے لئے دستکاری
...ے کے لئے حضرت عائشہؓ کی روایت بڑی دلیل ہے۔ جس میں رسول اللہؐ نے فرمایا

...علموهن الغزل
...انہیں سوت کاتنا سکھاؤ
دستکاری کا فن صرف سوت کاتنے سے خاص نہیں بلکہ بہت کچھ دوسری چیزیں
...اس میں آتی ہیں افغانستان میں عورتوں کے لئے دستکاری سکول جتنے کھولے جائیں اتنا
...فائدہ ہوگا اگر ملکی سطح پر اس فن کی طرف توجہ دی جائے تو ملکی ترقی میں بڑے اچھے
...اثرات مرتب ہونگے۔
اگر افغانستان میں خواتین کے مکاتب میں ان تین میدانوں میں محنت ہوجائے تو
...یہ غلط پروپیگنڈہ بھی رک سکتا ہے۔

...خواتین کے لئے کتابت کا حکم:۔
...تعلیم کے میدان میں صرف پڑھنا کافی نہیں بلکہ یہ لکھنے اور پڑھنے سے عبارت
...خواتین کے لئے تعلیم کے اہتمام کی صورت میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ لکھوانے کی
...بھی نظرانداز نہیں کی جائیگی لیکن حضرت عائشہؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ

عورتوں کو کتابت نہ سکھائی جائے آپ فرماتی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلوھن الغرف ولا تعلموھن الکتابۃ وعلموھن الغزل وسورۃ النور۔ اخرجہ ابن مردویہ والبیھقی فی شعب الایمان

ترجمہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو کمروں میں نہ ٹھہراؤ اور ان کو کتابت مت سکھاؤ انہیں سوت کاتنا سکھاؤ اور سورۃ نور کی تعلیم دو۔ حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ عورتوں کو لکھنے کی تعلیم دینا درست نہیں۔

لیکن اس روایت کے علاوہ حدیث کے ذخیرہ میں کئی دوسری روایتیں ملتی ہیں جن سے جواز معلوم ہوتا ہے اور فقہی مواد سے جواز کی ترجیح معلوم ہوتی ہے مثال کے طور پر "شفاء بنت عبداللہ" صحابیات میں نامور خاتون ہے۔

حافظ ابن حجرؒ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ آپ نے ہجرت سے پہلے ایمان لایا اور مہاجرین کے اولین زمرہ میں شمار ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عقلمند خاتون تھی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی دوپہر کے وقت آپ کے ہاں تشریف لے جاتے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بستر بنایا تھا جس پر آرام فرماتے یہی بستر اس کے بیٹے کے پاس محفوظ رہا یہاں تک کہ مروان بن حکم نے آپ سے لیا۔ حضرت عمرؓ آپ کی رائے کو اہمیت دیتے (الاصابہ 4/341) یہ نامور خاتون خود بھی کتابت سے واقف تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ حضرت حفصہؓ کو کتابت سکھائے۔ چنانچہ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں۔

عن الشفاء بنت عبداللہ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصہ فقال لی الا تعلمین ھذہ رقیۃ النملۃ کما علمتھا الکتابۃ (ابوداؤد ج 186)

ترجمہ: شفاء بنت عبداللہ فرماتی ہے میں حضرت حفصہ کے ہاں تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور مجھے فرمایا کیا تم حفصہ کو نملہ کا منتر نہیں سکھاتی ہو جیسا کہ تم نے انہیں کتابت سکھائی ہے۔

حدیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں فن کتابت میں سے قلت تعداد کے
ت خواتین بھی اس فن کو جانتی تھیں۔ شفاء بنت عبداللہ خود اس فن سے واقف
کہ لیا ئی "کما علمتها الکتابة" کے جملہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
امت المومنین حضرت حفصہؓ بھی کتابت سے واقف تھی۔ پھر خواتین کا ایک دوسرے کو
سکھانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا بلکہ اس کی تائید اور تعین

علاوہ ازیں تاریخ اسلام کئی نامور نیک سیرت ایسی خواتین کے علمی کارناموں سے
بھری پڑی ہے جو فن کتابت سے واقف تھیں اور اس میدان میں انہوں نے جوہر کمالات
دکھائے علامہ کاسانی فقہ حنفی کے اہم نمائندے ہیں۔ آپ کے شیخ ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک
بیٹی تھی جسکا نام "فاطمہ" تھا۔ موصوف نے جب شیخ کی کتاب "تحفة الفقهاء"
کی شرح "بدائع الصنائع فی تربیت علم الشرائع" کے نام سے لکھی تو شیخ نے آپ کو اپنی
بیٹی کا رشتہ دیا یہ خاتون فن کتابت سے واقف تھی بلکہ باپ کے دستخط کے ساتھ آپ
کے دستخط سے بھی فتویٰ جاری ہوتا شادی کے بعد علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ کا دستخط بھی ساتھ
ہوتا۔

عورتوں کے لئے کتابت کے جواز کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہاء کرام نے حیض اور
نفاس کی حالتوں کے احکام بیان کئے ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ هندیہ میں ہے۔

ویکرہ للجنب والحائض ان یکتبا الکتاب الذی فی بعض سطورہ آیة من القرآن وان کانا لایقران القرآن (الفتاوی الهندیه ج 1/39)

ترجمہ:۔ جنب اور حائضہ کے لئے ایسی کتاب کا لکھنا مکروہ ہے جس کے بعض سطور میں قرآن کی آیت ہو اگرچہ قرآن نہیں پڑھتی ہوں۔

بہرحال عورتوں کے لئے کتابت سیکھنے میں کوئی قباحت نہیں بلکہ علم کا اہم ذریعہ ہے اس لئے عورتوں کو اس سے محروم رکھنا مناسب نہیں۔

۲۲۳

کراہت سے کراہت کی توجیہ

حضرت عائشہؓ کی روایت سے جہاں کراہت معلوم ہوتی ہے اس پر مجموعہ ...
نے "مجموعۃ الفتاوی" میں سیر حاصل بحث کی ہے جس کی بعد خلاصہ ...
"اور یہ جو عام لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کا لکھنا سیکھنا چونکہ مفاسد کی طرف ...
اس لئے ضرور مکروہ ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک غالب گمان ...
ہو مباح بھی حرام نہیں ہوتی پہلی جب غالب گمان ہو تو اس سے ...
حرمت اس وقت بھی ثابت نہیں ہو سکتی اور مطلقاً" حرام ہونے پر جو حضرت ...
حدیث کو دلیل میں لاتے ہیں۔

"قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلوهن الغرف ...
تعلموهن الكتابة وعلموهن الغزل وسورة النور" وہ بھی کئی وجوہ ...
قابل قبول نہیں ہے۔

(1) پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے چنانچہ سیوطی وغیرہ نے اسکی تصریح کی ...
بالی حدیث جواز کے ساتھ قابل معارضہ نہیں ہے۔

(2) دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس حدیث سے بالاتفاق کراہت تنزیہی ثابت ہے ...
حرمت یا کراہت تحریمی کا اس سے ثبوت نہیں ہو سکتا۔

(3) اگر کراہت تحریمی کا ثبوت اس سے مان لیا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ عورتوں ...
سورۃ نور سکھائی جائے اور سورۃ یوسف یا تمام قرآن نہ سکھایا جائے کیونکہ بعض کتب
سے یوں روایت بھی پائی گئی ہے کہ "علموهن سورة النور ولا تعلموهن
سورة يوسف وهذا خلاف الاجماع"

غرض عورتوں عورتوں کا لکھنا سکھانا نہ حرام ہے نہ مکروہ تحریمی ہے بلکہ ضرورتوں کے ...
سے استحباب سے خالی نہیں۔ (مجموعۃ الفتاوی ج 132/1)

خواتین کی تعلیم کا طریقہ کار اور مدت تعلیم

خواتین کی تعلیم کے لئے کوئی خاص طریقہ متعین نہیں بلکہ ان کے حالات اور
نفسیات کو مد نظر رکھتے ہوئے پڑھائی کے طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ تاہم دینی یا دنیاوی
علوم پڑھاتے وقت چند امور کی رعایت ضروری ہے۔

... کا موزوں ہونا:

... دیتے وقت ایسا نصاب ہونا چاہئے کہ مختصر وقت میں زیادہ کام ہو سکے ... عام ... تعلیمی وقت سے مختصر ہوتا ہے اس لئے ان کے لئے نصاب کی صورت ... سکول سے ... اور محروم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے بہتر یہ ہو گا کہ قرآن مجید ... بچے کے اخلاق اور خاندانی زندگی میں عورت کا کردار جیسے مضامین ... بچوں اور بچوں کی تربیت کا اہتمام نصاب کا لازمی حصہ ہونا چاہئے۔

... خدمت طب اور دستکاری کے اداروں میں خواتین کو خدمت کا ... ان کے علاوہ جن شعبوں میں عورتوں کی صلاحیتیں بروئے کار نہیں ... عورتوں کو مجبور کرنا تضیع وقت کے مترادف ہے۔

مخصوص اداروں کا قیام

... خواتین کی تعلیم دیتے وقت اس کا اہتمام ہونا چاہئے کہ ان کے تعلیمی ادارے ... جب بچی مراہق ہو تو لڑکوں کے ساتھ مخلوط رکھنے کے بجائے ان کو ... جائے خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو وعظ و نصیحت ... الگ وقت دینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ خواتین کی تعلیم دیتے وقت مخصوص ... اس کا اہتمام ہونا چاہئے آج یورپ کے نظام تعلیم کی وجہ سے معاشرہ ... بے راہ روی کا شکار ہے اس میں زیادہ دخل مخلوط تعلیم کا ہے

پردہ کا اہتمام

... عورت کے لئے پردہ لازمی حکم ہے۔ اس لئے دوران تعلیم اس کا اہتمام بہت ... ہر ادارہ کا اپنا مخصوص لباس ہوتا ہے جو علاقائی اور قومی اعتبار سے ہو ... اسلامی معاشرہ میں بنات الاسلام کے لئے تعلیمی اداروں میں ایسا یونیفارم ہونا ... کہ ایک طرف عورت کی حیاء و عفت کا ضامن ہو تو دوسری طرف اسلامی اقدار کا ترجمان ... پردہ عورت کا زیور ہے جہاں کہیں عورت اس کو داؤ پر لگا دے تو عورت ... جاتی ہے

پردہ کا اہتمام صرف تعلیمی اداروں کے اندر نہیں بلکہ خواتین کی ...
بھی اس کا اہتمام ہونا چاہیے تاکہ کہیں بے احتیاطی سے معاشرہ میں فتنہ و فساد ...

(4) معلمات کا تقرر

خواتین کی تعلیم اس کا اہتمام ضروری ہے۔ کہ پڑھانے کے لئے ...
عورتوں کی خدمات لی جائیں لیکن استانیاں ایسی عورتیں ہونی چاہئیں جو پردہ ...
ہوں، بے حیاء عورتیں اگر استانیاں مقرر ہوں تو ان کی کوشش ہوگی کہ اپنی شاگرد ...
ہمنوا بنائے ویسے بھی تلامذہ پر استاد کے وضع قطع کا اثر پڑتا رہتا ہے اور جہاں ...
موزوں استانیاں میسر نہ ہوں تو پھر باکردار نیک سیرت مردوں سے اگر خدمت لی جائے ...

گنجائش پائی جاتی ہے لیکن اس میں بھی یہ ضروری ہے کہ غیر محرم مرد کا عورتوں ...
بے جا میل جول اور آزادانہ اختلاط نہ ہو۔ کیونکہ رشتہ تلمذ سے حرمت نہیں آتی ...
استاد اور شاگرد ہونے کے باوجود اجنبیت رہتی ہے۔ اس لئے مرد اساتذہ اگر پڑھانے ...
مامور ہوں تو پردہ کا اہتمام ضروری ہوگا۔ اگر دوران تدریس اسلامی اقدار کی رعایت نہ ...
تو پھر یورپ اور ہمارے نظام تعلیم میں فرق باقی نہیں رہتا۔

(5) خواتین کا تعلیمی اداروں میں قیام

گنجائش پیدا ہونے کے بعد یہ مسئلہ قابل توجہ ہے کہ کیا خواتین ہاسٹلوں اور ...
دارالاقامہ میں بغیر محرم کے رہائش اختیار کر سکتی ہے یا نہیں۔
یہ مسئلہ صرف عصری علوم سے خاص نہیں بلکہ دینی تعلیمی اداروں دارالحفظ اور بنات ...
الاسلام کے لئے بنائے ہوئے دیگر مدارس کا بھی یہی مسئلہ ہے اگرچہ کوئی مستقل جزئیہ ...
اس کے بارے میں دستیاب نہیں جس سے جواز کے لئے سہارا بنا سکے لیکن اس سلسلے ...
میں دو باتیں قابل غور ہیں۔
(1) کیا دارالاقامہ میں مستقل رہائش سے اس کی تعلیمی ...
توجہ دینے سے نتائج زیادہ حاصل ہوتے ہیں؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے۔ تو لڑکی ...
کی تعلیمی زندگی کونسا ہوتی ہے۔ پانچ چھ سال کی مدت سے اس کی تعلیمی رسوخ پیدا ہوتی ہے اور بعد وقت ...
ہوتی ہے۔ اور پندرہ سولہ سال تک پہنچتے ہی اس کی تعلیمی زندگی شروع ...
... دوسری دنیا ...

ہے کہ اس قلیل مدت میں اس کو زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا موقعہ دینا زیادہ مناسب ہے
لئے صورت میں تجربہ اس پر شاہد ہے کہ جو بچے یا بچیاں تعلیم کی طرف مستقل متوجہ
ہوں تو ان کا نتیجہ ان بچوں یا بچیوں سے کہیں زیادہ بہتر ہوتا ہے جو روزمرہ گھروں کے
نے جانے کے چکر میں پڑے ہوئے ہوں۔ اس لئے زیادہ فائدہ کی خاطر دارالاقامہ میں
رہائش ناجائز معلوم نہیں ہوتی۔

(ب) لیکن ایسی صورت میں اعتماد کی فضا قائم کرنا ارباب اختیار اور ادارے والوں کی
بھاری ذمہ داری ہے۔ دارالاقامہ اور ہاسٹلوں کی کڑی نگرانی ہو۔ اس کی نگرانی کے لئے
عورتیں مقرر کی جائیں۔ کسی رشتہ دار سے ملاقات میں خاص خیال رکھنا چاہئے بہتر یہ ہوگا
والدین' بھائیوں سے ملاقات کے علاوہ کسی دوسرے سے رابطہ پر سخت پابندی ہو۔

خلاصہ کلام یہ رہا کہ ہمارے خیال میں افغانستان میں خواتین کے تعلیمی اداروں کا
بالکل بند کرنا شریعت سے متصادم ہے لیکن مادر پدر آزاد نصاب تعلیم اور تعلیمی اداروں کو
جاری رکھنے کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ بہتر یہی ہے کہ اولین فرصت میں نصاب تعلیم
اور طریقہ کار پر نظرثانی کر کے زنانہ مدارس کھول دیئے جائیں۔ اور خواتین کو اسلامی
تہذیب و ثقافت کا خوگر بنانے کے لئے اسلامی اقدار کا حامل نصاب وضع کرنا چاہئے۔
عصری علوم میں جہاں کہیں ان کی ضرورت ہے وہاں ان کو خدمت کا موقعہ دیا جائے تاکہ
دشمنان اسلام کے بے بنیاد پروپیگنڈے کا تدارک ہو اور خواتین اسلام ملک و قوم کی ترقی
میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

واللہ اعلم بالصواب

Scanned with CamScanner

نئی دنیا کی ایک جھلک

محدث کبیر مولانا حسن جان المدنی

محدث کبیر حضرت مولانا حسن جان صاحب المدنی [illegible]
رمضان جنوبی افریقہ کے دینی مدارس کی دعوت پر دو مہینوں تک [illegible]
دورہ پر رہے۔ سفر کے جملہ انتظامات صوبہ سرحد کے [illegible]
حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب نے ترتیب دیئے۔
دوران سفر جامعہ ازہر بھی تشریف لے گئے۔ آپ کے اس
دورہ کے تاثرات اختصار سے حضرت مولانا مفتی ذاکر حسن صاحب
قلم سے قارئین العصر کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔
(ا[illegible]

ہمارے اس علمی و تبلیغی سفر کا باعث مولانا محمد قاسم مہتمم دارالعلوم [illegible]
مولانا شبیر احمد مہتمم دارالعلوم زکریا جنوبی افریقہ کی دعوت تھی۔ بروز جمعرات مورخہ [illegible]
نومبر [illegible] مطابق [illegible] رجب [illegible] پشاور ایئرپورٹ سے دس بجے دن کو ہماری فلائٹ
روانہ ہوئی۔ یہ تقریباً تین گھنٹے کا سفر تھا۔ پاکستانی وقت کے مطابق ایک بجے ہوائی [illegible]
دبئی ایئرپورٹ پر اترا۔ ہوائی اڈہ پر موجود پاکستانی عملہ کے تعاون سے باہر جانے کے
ویزا حاصل کرنے کے لئے کاؤنٹر پر پاسپورٹ جمع کرائے۔ وہاں سے فارم مل جانے سے
ایئرپورٹ سے باہر آئے اڈہ کے باہر پہلے سے استقبال کے لئے حاجی وصال محمد [illegible]

اوقات) مولانا منظورالحق اور شاہ منصور کے دیگر احباب موجود تھے۔ وہ ہمیں شارجہ میں مقیم جناب عارف خان صاحب مینجنگ ڈائریکٹر سویز ایسٹرواج کمپنی کے دفتر میں لے گئے۔ دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھایا۔ جنوبی افریقہ کا یہ سفر موصوف ہی کی کوششوں کی وجہ سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا منظورالحق صاحب ہمیں اپنے ساتھ لے گئے۔ انہوں نے ہمیں شہر کے مختلف مقامات کی سیر کرائی راستے میں شارجہ کے موجود حاکم کے چچا سے ملاقات ہوگئی جو ہمارے ملنے کے لئے ہی تشریف لارہے تھے۔ واپس پر رات کا کھانا مولانا منظورالحق کے ہاں کھایا۔ یہاں کافی احباب جمع ہوگئے تھے۔

جناب برادر محترم سکندر خان آف درہ آدم خیل کو جب میری اطلاع ملی تو وہ بھی مع احباب تشریف لے آئے۔ رات سوا گیارہ بجے ان کے ہمراہ جہانسبرگ روانہ ہوگئے۔ سوا آٹھ گھنٹے مسلسل سفر جاری رہا۔ صبح ساڑھے پانچ بجے جہانسبرگ کے ہوائی اڈے پر اترے۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ ایئرپورٹ کے باہر مولانا محمد قاسم' مولانا بشیر احمد' مفتی رضاء الحق اور دیگر علماء کرام ہمارے انتظار میں کھڑے تھے۔ میرے رفیق سفر مولانا شمس

الھادی والد محترم مفتی رضاء الحق اپنے بیٹے کے یہاں ٹھہر گئے اور میں مولانا محمد قاسم کے ہمراہ ہوگیا۔ میرے بارے میں پروگرام بنایا تھا کہ شہر کی جامع مسجد میں نماز جمعہ اور خطبہ میں پڑھاؤں گا۔ چنانچہ ہم 30 وور نیوکاسل کی طرف گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوگئے۔ چنانچہ عمدہ و شفاف سڑکیں' ہرا بھرا علاقہ' سرسبز و شاداب کھیت' مختلف شہر اور خوبصورت مرغزار راستے میں دیکھے۔ تقریباً ساڑھے چار گھنٹے میں دارالعلوم نیو کاسل پہنچ گئے۔ تھوڑے آرام کیا۔ غسل کرکے کپڑے تبدیل کئے اور شہر میں واقع جامع مسجد کی طرف چل دیئے۔ مہتمم صاحب نے انگریزی زبان میں میرا تعارف کرایا۔ اس کے بعد میں نے دین و دنیا کی حقیقت اور حقیقی کامیابی کو موضوع بناکر بیان کیا۔ سامعین میں اکثریت قدیم ہندوستانیوں کی تھی۔ جمعہ بھی میں نے خود پڑھایا نماز جمع کے بعد ایک علمی مجلس ہوئی جس میں بعض مسائل کا عربی زبان میں مذاکرہ ہوا۔ ہفتہ کی صبح کو دارالعلوم میں میرا بیان طے پایا۔ سامعین میں زیادہ تعداد طلباء کرام اور اساتذہ کرام کی تھی۔ اس لئے ساری تقریر عربی میں ہوئی۔ موضوع سخن تھا۔ علم شریعت کی تعریف' مقصد شروط اصلاح نفس اور اصلاح غیر ایک گھنٹہ مفصل بیان ہوا۔

Scanned with CamScanner

عصر کی نماز کے بعد دارالعلوم ہی کی مسجد میں ایک تقریب منعقد ہوئی
کہ چند بچوں نے قرآن کریم حفظ کیا تھا۔ اس مبارک تقریب میں کافی حضرات
تشریف لائے تھے۔ بچوں کو آخری سورتیں میں نے پڑھائی۔ نو بچوں نے قرآن
تھا۔ اس تقریب سے میں نے اردو زبان میں خطاب کیا۔ موضوع تقریر
خصوصیات قرآن مغرب کی نماز تک تقریر جاری رہی اور اس طرح یہ تقریب
کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔ افریقہ کے باشندے اردو نہیں جانتے۔ زیادہ لوگ انگریزی
ہیں۔ ان کی بول چال، خرید و فروخت وغیرہ انگریزی زبان میں ہی ہوتی ہے
ہندوستانی وہاں آباد ہیں وہ اردو سمجھتے ہیں اسی دن جمعہ کی شب کو ختم بخاری شریف
بھی طے پایا تھا۔ اس بابرکت مجلس میں شرکت کے لئے باہر سے کافی علماء کرام
لائے تھے۔ بخاری شریف کا یہ درس عربی زبان میں تقریباً" سوا گھنٹہ تک جاری
کے ساتھ ساتھ مولانا محمد فیض صاحب درس بخاری کی مجلس میں شرکت کرنے
عوام کو میری عربی تقریر کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے

اور خواص کو درس کا سمجھنا مشکل نہ تھا۔ اختتام پر انعامات تقسیم کئے گئے۔ چونکہ
علم اس سال دورہ حدیث میں شریک تھے ان کو دستار فضیلت عطا کی گئی۔ اتوار کو
جلسہ عام کا پروگرام تھا۔ یہ پروگرام نیو کال شہر میں ہوتا تھا۔ اس شہر کی آبادی
چالیس ہزار ہے۔ جس میں چار مسجدیں تین گرجے اور ایک مندر واقع ہے شہر کی
یورپین طرز کی ہے۔ بازار دفاتر اور سڑکیں بڑی عمدہ اور شفاف ہیں۔ ہر طرف مرد
عورتوں کا اختلاط نظر آتا ہے۔ شہر میں رہنے والے اسی فیصد کالے لوگ ہیں۔ اور
گورے ہیں۔ کچھ ان میں ریڈ انڈین بھی ہیں۔ شہر نیوکل میں ایک خوبصورت دارالعلوم
ہے جس کا رقبہ گیارہ ایکڑ ہے۔ اس کی مسجد، دارالاقامہ اور درسگاہیں ایسے اعلیٰ طرز
ہوئی ہیں۔ کہ جن کی مثال سعودی عرب میں بھی نہیں ملتی۔ افریقہ کے تمام ممالک
جنوبی افریقہ ترقی یافتہ خوشحال، مالدار اور خوبصورت ملک ہے۔ اتوار کے دن عام جلسہ
پایا اس جلسے میں مردوں کی طرح خواتین نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے لئے
انتظامات کئے گئے تھے۔ مستورات کے لئے پردے کا خاص انتظام تھا جلسے کی

جدید دور اور اطاعت رسول ﷺ

طاہر حمید قادری

کوئی بھی ذی ہوش شخص اس کائنات اور خصوصاً حاصل کائنات یعنی انسان کی تخلیق کی مقصدیت کا انکار نہیں کرسکتا۔ اگر ہم تخلیق کائنات اور اسکے وجود پر غور کریں تو لامحالہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس کے معمولی سے معمولی رکن اور ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت بھی مقصدیت سے خالی نہیں ہے۔ چیونٹی جیسی حقیر مخلوق کی حرکت سے لیکر افلاک کے محیرالعقول اجرام تک ہر جگہ ایک مقصدیت کا عنصر کارفرما نظر آتا ہے۔ اور پوری کائنات ایک مرحلہ ارتقاء سے گزرتی محسوس ہوتی ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے خطی اور اقدامی ہے نہ کہ دائروں اور غیر اقدامی یا جمودی!

اندریں حالات اشرف المخلوقات "انسان" کی حیثیت اور مقصد زندگی کے بارے میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کے ارتقاء کی منزل کیا ہے؟ کیا اسکی تمام جدوجہد بے سمت اور بے منزل رہے گی؟ کیا عقل و قدر تسخیر کائنات اور حصول آگہی کا سارا سفر انجام کار لاحاصل رہے گا یا یہ سب کچھ انسان کو کسی مقصد تک پہنچانے کے لئے ہے! کیونکہ اپنی اس مختصر سی زندگی کو ہمیں اپنے مقصد کی معرفت اور پھر اس کے مقصد کے حصول کے لئے صرف کرنا ہوگا کہ زندگی وہ اثاثہ ہے جو اک بار صرف ہوجانے پھر دوبارہ کبھی عطا کیا جاتا۔ اربوں سال کی عمر کی اس وسیع و عریض کائنات میں خلیفہ اللہ یعنی انسان ایک انتہائی کم وقفہ کی مہلت لیکر آتا ہے تو یہ امر کئی گنا زیادہ اہمیت اختیار کرلیتا ہے کہ وہ اپنے مقصد زندگی کی معرفت حاصل کرکے اسکے حصول کے لئے کمربستہ ہوجائے۔ بصورت دیگر اگر زندگی کی ڈگر "بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" رہی تو اس کا انجام خسران کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے؟

۱ ۳ ۲

اگر انسان اپنی زندگی کے مقصد کی معرفت حاصل کرنے کے لئے غور و فکر کرے
اور اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے تو یوں لگتا ہے کہ آپ

"تم ڈور سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں!"

یعنی انسان کی علمی و فکری تاریخ اسی حوالے سے قطعاً" روشن اور امید افزاء نہیں رہی۔ اس کی بنیادی وجہ انسان کو حاصل ذرائع علم کا محدود ہونا اور کلی علم کے حصول میں ان کا عاجز ہونا ہے۔ ظاہری حواس خمسہ کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ ایک حس کا علم دوسری حس حاصل کرنے سے عاجز ہے۔ پھر ایک حس کا علم جب مختلف اشخاص حاصل کرتے ہیں تو ہر شخص کا مشاہدہ دوسرے سے ایک نظر آتا ہے۔ یہی حال حواس خمسہ عقلی کا ہے جو حس مشترک، خیال، و اہمہ، حافظہ اور متصرفہ پر مشتمل ہے۔ پھر حواس خمسہ باطنی کی کیفیت بھی کچھ اس طرح کی ہے اگرچہ ان حواس کے استعمال تک رسائی بھی خاص خاص لوگوں کو ہی میسر ہوتی ہے جو قلب، روح، سر، خفی اور اخفی پر مشتمل ہیں مگر ان حواس تک رسائی رکھنے والوں کے مشاہدات بھی اپنے اندر جامعیت کلیت اور حتمیت کی صفات سے عاری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی علم و قدر کا سفر شروع سے ارتقاء کی منزل کی طرف جاری ہے۔ جو اس کے ارتقاء پذیر ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے نامکمل ہونے کی دلیل بھی ہے۔ سائنس ہی کی مثال اگر ہم لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بطلیموس کے تصورات کی نفی کو پرنیکس، کیپلر اور نیوٹن نے کی۔ اور پھر نیوٹن کی تعمیر کردہ سائنسی تصورات کی عمارت کو آئن سٹائن نے مسمار کیا۔ آج ہم آئن سٹائن کے تصورات کو سٹیفن ہاکنگ کے نظریات کے سامنے فرسودہ پاتے ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ انسانی علم کبھی بھی مکمل اور حتمی نہیں رہا؟ ایسا کیوں ہے؟ اس کی وضاحت اس وقت ہوتی ہے جب ہم اپنے علم کا تجزیہ کرتے ہیں۔

میرے سامنے کاغذ کا ایک ٹکڑا پڑا ہے۔ اگر ہم اس کے بارے میں اپنے علم کا تجزیہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کاغذ کاربوہائیڈریٹ سے بنا ہے۔ جو کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہیں۔ اگر ان عناصر کے تجزیہ پر آئیں تو ہمیں اسکے ایٹمی ساخت کے بارے میں معلومات ملتی ہیں کہ یہ عناصر الیکٹران، پروٹان، پوزیٹران، باریون، لیپٹون، میزون، کلاسون، ویکٹربوسون، کوارک اور اس طرح کے دیگر بنیادی ایٹمی اکائیوں پر مشتمل ہے۔

Scanned with CamScanner

یہ ذرات اور بنیادی ایٹمی اکائیاں توانائی اور مادے کے مابین موجود ایک نیم محسوس رشتہ کی وجہ سے حیطہ وجود میں برقرار رہیں توانائی کی اصل کیا ہے؟ کیوں مادہ اور توانائی گاہے گاہے یک دگر ہوتے رہتے ہیں اور اس سے آگے کیا حقیقت پوشیدہ ہے؟ یہاں ہمارا شعور اپنی درماندگی اور محتاجی بیان کرنے لگتا ہے۔ گویا ہمارا تمام علم ہماری لاعلمی کو جاننے کا نام ہے۔ جہاں سے ہماری لاعلمی کا آغاز ہوتا ہے وہاں ہمارا علم ختم ہوجاتا ہے۔ شاید اس لئے کہا گیا ہے کہ العلم الحجاب الاکبر وہ علم جس کی انتہا لاعلمی کا آغاز ہو انسان کے مقصد زندگی جیسے اہم ترین قضیہ کا فیصلہ کیوں کر کرسکتا ہے؟

گویا ہمیں انسان کے مقصد زندگی کے تعین کے لئے کہیں ایسے ذریعے کی طرف متوجہ ہونا ہوگا جو قطعیت' حتمیت اور کلیت میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو۔ جو ارتقاء کی احتیاج سے ماورا ہو۔ اور جو مقصد کی معرفت کے ساتھ اس کے حصول کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہو۔ انسانی ذرائع سے مایوس ہوکر صرف الوحی ذریعہ ہی باقی رہ جاتا ہے جو قرآن مجید کی صورت میں انسانیت کے درمیان اپنے دور کے چیلنجوں کے ساتھ آج بھی اس حالت و صورت میں موجود ہے جس طرح صاحب قرآن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انسانیت کے درمیان چھوڑا۔

ہر حقیقت (مرئی وغیر مرئی) کے اثبات کے لئے کچھ DATA کی ضرورت ہوتی ہے جسکی بنیاد پر اس حقیقت کا اعتراف یا انکار کیا جاتا ہے۔ اس کائنات کے اندر قرآن ایک ایسا DATA ہے جو وجود باری تعالیٰ کے اثبات کی دلیل ہے۔ اس DATA کا صحیح ثابت ہونا وجود باری تعالیٰ کو ثابت کرتا ہے۔ اور اگر کوئی وجود باری تعالیٰ کا منکر ہے تو اسے لازماً اس DATA کے غیر صحیح ہونا ثابت کرنا ہوگا۔

قرآن کے حتمی اور مکمل قطعی اور مبنی بر حق ہونے کے ان گنت دلائل موجود ہوتے ہیں جو داخلی بھی ہیں اور خارجی بھی جن کا احاطہ عقل انسانی سے باہر ہے۔ تاہم چند شواہد کا تذکرہ حصول تیقن اور تازگی ایمان کے لئے کردینا بے جا نہ ہوگا۔

(ا) دنیا بھر میں قرآن مجید واحد ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم اختلاف و تضاد سے پاک ہیں۔ یعنی اپنے اندر معنوی و اقتصادی مطابقت اور ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ جو اس کے مبنی بر حق ہونے اور عدیم المثل ہونے کی واضح دلیل ہیں۔ ارشاد باری ہے۔

افلا یتدبرون القرآن ولوکان من عند غیر اللہ لوجدو
اختلافاً کثیراً (82:4)

ترجمہ: تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں! اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا
اس میں بہت اختلاف پاتے

(ب) قرآن کو جس زبان میں اتارا گیا آج تک اسی زبان میں محفوظ ہے قرآن
زبان کو (کذلک اوحینا قرآناً عربیاً و دیگر مقامات) بیان کرتا ہے
کو عربی زبان میں اتارا گیا۔ دنیا بھر کی زبانیں زمانے کی دست برد کے رحم و کرم
وقت گزرنے کے ساتھ ارتقاء کے نام پر تبدیلیوں کا شکار ہوتی رہتی ہیں۔ آج
سو سال قبل کی انگریزی شاعری کو اگر دیکھیں تو سر جیفرے چاسر (Jaffery Chaucer)
کی شاعری کو لندن کا شعری بھی کسی ماہر انگریز پروفیسر کی مدد کے بغیر نہ سمجھ سکے
قرآن کی زبان آج بھی اسی طرح زندہ اور رواں ہے جس طرح نزول قرآن کے
تھی۔

(ج) قرآن کی حفاظت کا ذمہ رب ذوالجلال نے خود لیا۔ تاریخ انسانیت میں کسی
کتاب کے صدیاں گزرجانے کے باوجود بعینہٖ اس طرح موجود رہنا جیسے بوقت ظہ
اسکی مثال نہیں ملتی۔ قرآن کی حفاظت کا یہ منظر ہمیں جمع قرآن، کتابت قرآن،
قرآن، تفسیر قرآن، عمل قرآن غرضیکہ جس بھی پہلو سے دیکھیں کارفرما نظر آتا ہے
ہر پہلو کے حوالے سے تاریخ ایسے ایمان افزاء نظار پیش کرتی ہے کہ شاید یہ کس
حوالے سے نہ مل سکیں۔ ترتیب و تدوین قرآن کے دوران پیش آنے والے ایک
کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ جب سیدنا صدیق اکبرؓ کے وقت تدوین قرآن کے لئے حـ
زید بن ثابت کی ذمہ داری لگائی گئی تو انہوں نے مہاجرین و انصار کے پاس موجود
نسخوں کا مطالعہ کیا۔ اس تمام کوشش و کاوش کے دوران حضرت زید بن ثابت نے د
کہ جب پورا قرآن مجید لکھا جاچکا ہو تو اس میں انہیں ایک آیت کم نظر آئی جو ان
حافظے میں موجود تھی مگر جمع شدہ تحریری نسخے میں موجود نہ تھی۔ اب اس آیت کی تلا
میں زید بن ثابتؓ شہر کے ہر گھر میں گئے بالاخر ایک انصاری کے پاس انہیں قرآن مجید
ایک نسخہ ملا جس میں وہ آیت موجود تھی۔ مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہدایت تھی د

تحریری نسخوں میں کوئی آیت نہ ملے اسے قرآن کے طور پر قبول نہ کیا جائے۔ چونکہ یہ آیت ایک تحریری نسخے میں ملی۔ مگر یہ انصاری حضرت خزیمہ بن ثابت تھے جنہیں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات ظاہری میں احترام و محبت و اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے کا حامل ہونے کی بناء پر دو شہادتیں کا مقام عطا فرمایا تھا کہ اس کی شہادت دو شہادتوں کے برابر سمجھی جائے گی اس طرح معیت الہی نے زید بن ثابت کے حافظہ میں موجود آیتہ مبارکہ کو قرآن مجید کے جمع ہونے والے تحریری نسخے میں شامل کرنے کا سامان باہم پہنچا دیا۔

(د) قرآن کی حقانیت کے حوالے سے ایک مغربی دانشور گہری ملر نے بڑی دلچسپ بات کی ہے کہ قرآن اپنا Lalsifi Cation Last خود پیش کرتا ہے کہ اگر کوئی چاہے تو اس کی بنیاد پر قرآن کی حقانیت کو خود جانچ لے۔ مثلاً" قرآن نے یہودیوں کی مسلمانوں کے ساتھ دشمنی، بغض اور عداوت کا بڑے دو ٹوک انداز میں ذکر کیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہودیوں کے مسلمانوں سے طرز عمل نے ہر دور میں اس قرآنی دعوے پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ اگر یہودی چاہتے تو مسلمانوں سے اپنے طرز عمل کو خیر، بھلائی اور جذبہ خیرسگالی پر مبنی کرتے ہوئے اس قرآن دعوے کو غلط ثابت کرسکتے تھے مگر انہیں کبھی اسکی توفیق نہ ہوسکی اور نہ ہی تاابد ہوسکے گی۔ ابولہب کے کفر کے بارے میں قرآن نے اسکی زندگی میں دعویٰ کیا کہ وہ اپنے کفر کے اندر ہی مرے گا اور اسکی بیوی کے کفریہ انجام کی خبر بھی قرآن نے اسکی زندگی میں ہی دے دی۔ اگر ابولہب چاہتا تو اپنی زندگی میں ایمان لے آتا کیونکہ اسکی زندگی کا سب سے بڑا مقصد قرآن کی حقانیت کو باطل قرار دینا تھا تو اس مقصد کے حصول کی بڑی آسان راہ اس کے پاس موجود تھی کہ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوکر اس قرآنی دعوے کو غلط ثابت کردیتا جو قرآن نے اسکی زندگی میں اسکے بارے میں کیا تھا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بولہب اور اسکی بدبخت بیوی کے انجام نے انہیں جھوٹا اور قرآنی دعوے کو سچا ثابت کیا اس سے بھی بڑھ کر قرآن کا ایک چیلنج آج بھی اس طرح exi... کر رہا ہے۔ جس طرح آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اقدس میں تھا۔ ... ہے قرآن کا مثل لانے کا چیلنج کہ اگر قرآن کے منکرین کو یہ زعم ہے کہ یہ منزل من اللہ کتاب نہیں ہے اور معاذ اللہ کسی انسان کی خودساختہ کتاب ہے تو وہ بھی اس طرح

بقیہ ص ۴۵

Scanned with CamScanner

کی کتاب کیوں پیش نہیں کر دیتے سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ربانی ہے:
ترجمہ :۔ "اے محبوب فرما دیجئے! اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق
اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک
مددگار ہو"۔

(بنی اسرا

پھر اس چیلنج کو پورے قرآن کے بجائے چند سورتوں کے مثل لانے کی شکل میں

ترجمہ :۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی طرف سے بنالیا تو فرماؤ کہ تم ایسی
دس سورتیں لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلالو اگر تم سچے ہو۔
حتی کہ اس چیلنج کو ایک سورۃ تک کرکے بھی اہل کفر کو قرآن کا مثل لانے کا کہا
ترجمہ :۔ اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (خاص) بندے پر
اس جیسی ایک سورۃ تو لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتوں کو بلالو اگر
ہو۔ (بقرہ 23)
لیکن تاریخ گواہ ہے کہ منکرین قرآن کبھی بھی اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت
کرسکے۔

قرآن کے بیان کردہ یہ چند اوصاف اور قرآن کا جملہ علوم کا جامع ہونا (و
علیک الکتب تبیاناً لکل شیء) قرآن کی حقانیت کو اظہر من الش
دیتے ہیں۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں جس طر
کو ایک زندہ اور علمی کتاب کے طور پر ظاہر او باطناً پیش کرکے دکھایا اس کا
مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب (The 100) میں اس طرح کیا ہے۔

قرآن کی حقانیت اور قطعیت جان لینے کے بعد لازماً ہمیں اس سوال کے جواب
لئے اپنے ناقص ذرائع علم پر انحصار کرنے کی بجائے قرآن سے رجوع کرنا ہوگا
ہمیں مقصد حیات یہ بتاتا ہے کہ وماخلقت الجن والانس الا یعبدون یعنی
و انس کی تخلیق اسی لئے کی گئی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں۔ عبادت کا مفہوم بھی

...ے ہی متعین کرنا ہوگا جو دراصل چند رسوم کو بجا لانے کا نام نہیں بلکہ پورے نظام حیات کو اللہ کے احکام کے تابع کرلینے سے عبارت ہے (ادخلوا فی السلم کافۃ اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ) گویا مقصد حیات کی معرفت کا سوال ہو یا اس کے حصول کے لائحہ عمل کو ماننے کا مسئلہ یا اس مقصد حیات کے حصول کی ضمانت کی بات ہو ہر مرحلہ پر قرآن ہی رہنمائی کرتا نظر آتا ہے۔ اور یہ قرآن ہی کی شان ہے کہ وہ یہ دعویٰ کرسکے:۔

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتب یتلی علیھم ان فی ذلک لرحمة وذکری لقوم یومنون (51:29)

ترجمہ:۔ اور کیا یہ انہیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ بے شک اس میں ایمان والوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے۔ (51:29)

گویا آج کے جدید ذہن اور اس صدی کے انسان کے لئے اس کے سوا اور راہ نجات کوئی نہیں ہے کہ وہ اپنی اس مختصر سی زندگی کو لاحاصل جدوجہد میں ڈالنے اور بے منزل پگڈنڈیوں پر سفر کرنے میں صرف کی بجائے قرآن کی طرف رجوع کرے اور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے تعلق استوار کرلئے یہیں سے اسے وہ ہدایت ملے گی جو اسے دنیا و آخرت کی فلاح سے سرفراز کرسکے گی!

بقیہ ص ۴۳

کاروائی انگریزی زبان میں ہوتی رہی۔ صرف دو طالب علموں نے عربی زبان میں تقریر کی ایک طالب علم نے اردو میں نعت پڑھی اور عربی زبان میں ایک ترانہ سنایا گیا۔ اس جلسے میں نے تقریباً" پون گھنٹہ اردو زبان میں تقریر کی۔ شرکاء جلسہ میں ان قدیم ہندوستانیوں کی کافی تعداد تھی جو اردو سمجھتے تھے۔ سوا ایک بجے تک جلسہ جاری رہا۔ آخر میں تقسیم اسناد اور دستار بندی ہوئی۔ عصر کی نماز پڑھی شہر سے باہر ایک پہاڑ کی طرف کار کے ذریعے تفریح کے لئے گئے۔ اس پہاڑ سے شہر کا سارا منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔ عشاء کے وقت وہاں سے واپسی ہوئی۔

Scanned with CamScanner

تحریک عمل برائے نفاذ شریعت کی سرگرمیاں

تحریک عمل برائے نفاذ شریعت اسلامیہ کے ماہانہ اجلاس کی اہم قرارداد حسب

4-4-97 کو تحریک کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب فاضل دیوبند مہتمم نجم المدارس کلاچی وبانی و تحریک ہذا منعقد ہوا۔

درس حدیث شریعت کے بعد تحریک سے متعلق ضروری کاروائی کے بعد مو حالات پر روشنی ڈالنے کے بعد درج ذیل قرارداد منظور کی گئی جو وزیراعظم اور صدر مملکت کی خدمت میں بھیج دی گئی۔

تر ھویں ترمیم:۔ کل صدر لغاری صاحب نے جس قوت اور طاقت کے بل بوتے ملک و ملت کو ایک ایسی اسمبلی سے نجات دلائی جسے قوم نے ملک و ملت کے لئے تباہ کن قرار دیا اس کے ہر ممبر کو کرپٹ کہا اس کو اسلام دشمن کہا اسی اسمبلی کے ختم ہونے پر یوم نجات منایا مٹھائیاں تقسیم کیں ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ آج اس کے ہاتھ سے وہی بم چھین کر وہی لوگ خوش ہو رہے ہیں جو صدر صاحب کے اسی جہاد کی برکت سے ان کی کرسیوں پر براجمان ہیں یہ ہے ہماری قوم اور یہ ہیں ہمارے دانشمند

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہئے

اندرونی ملک دشمنوں کا دفاع:۔ سوال یہ ہے کہ مقدر تو بدلتا رہتا ہے۔

آج تیری کل ان کی باری ہے کل پھر جب ایسی ہی وزارتیں اور ایسی ہی کرپٹ اور اسلام دشمن اسمبلی قوم پر مسلط ہوگی تو اس سے نجات کی کیا صورت ہوگی بغیر اس کے کہ یا تو مارشل لاء آئے جس کی کوئی میعاد نہیں اور یا عذاب الہی۔

کہتے ہیں کل صدر اکیلا ایسا کام نہیں کرسکے گا یہ پارلیمانی طرز (جسے یہ لوگ وحی الہی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں) کے خلاف کہتے ہیں وزیراعظم کا مشورہ اس کے ساتھ ہوگا۔

سوال پیدا ہوگا کہ جس اسمبلی نے اسے وزیراعظم بنایا ہے وہ وزیراعظم صدر کو کیوں یہ مشورہ دے گا کہ آبیل مجھے مار اور اگر دے ہی دیا تو اب بجائے ایک کے دو آدمی پورے ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بن گئے فرق کیا پڑا نیز اکثریت کا فلسفہ تو دھرا کا دھرا رہ گیا اور اگر صدر نے مشورہ نہ مانا اور ہفتہ عشرہ کے بعد اسمبلی خود ہوا میں تحلیل ہوگئی تو گویا پھر اسی ایک ہی فرد صدر نے نہیں وزیراعظم نے اسمبلی کو توڑا بڑے تعجب

Scanned with CamScanner

کی بات ہے کہ اکیلا صدر یہ کام کرے تو جن کہلائے اور وہی کام وزیراعظم کے دست شفقت سے سرانجام پائے تو وہ فرشتہ رحمت ثابت ہو۔

قابل صد غور:۔ یہ ہے کہ آخر ہم پر ایسی اسمبلیاں مسلط ہی کیوں ہوجاتی ہیں جس کا ہر ممبر کرپٹ ہوتا ہے جو ملک و ملت کا سودا کرکے گھر بھر لیا کرتے ہیں جن کے عہد حکومت میں فحاشی اور بیحیائی عام سے عام تر ہوتی جاتی ہے اسلام دشمنی کو ہنر سمجھا جاتا ہے امن و امان عنقا ہوجاتا ہے اور صرف بدمعاش اور بداخلاق ہی محفوظ رہتا ہے۔

اس کا ایک اور صرف ایک ہی جواب ہے :۔ اور وہ یہ کہ جب تک ہماری اسمبلیاں ایسے ہی ووٹر منتخب کرتے رہیں گے جو صرف اکیس سالہ پاکستانی ہو عام ازیں کہ بھنگ نوش ہو یا چرس فروش بے نماز ہو یا روزہ خور قاتل اور بدمعاش ہو یا شریف جاہل ہو یا اعلیٰ تعلیم یافتہ یہاں تک کہ نظریہ پاکستان یعنی اسلام کا شیدائی ہو یا اس کا منکر مسلمان ہو یا کافر جب تک ہماری اسمبلیوں کا انتخاب ایسے ہی ووٹر صاحبان کا مرہون منت رہے گا اور یہ جب تک یہ اسمبلیاں خداوند کریم اور اس کے رسول رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آزاد رہینگی اسمبلیاں بالا دست ہونگی اور قرآن و سنت زیر دست تو نہ امن و امان قائم ہوگا نہ ملک مستحکم ہوگا اور نہ ہی نظریہ پاکستان کے مطابق آئین اسلامی کے ماتحت قوانین شریعہ کا نفاذ ممکن ہوگا۔

جوہر طینت آدم زخمیر دگراست
تو توقع نہ گل کوزہ گراں میداری

اہل عمل کی یہی ایک صدا ہے کہ خدا کے لئے اگر ملک بچانا ہے تو

نمبر1 قرآن و سنت کی پوری بالادستی تسلیم کراؤ نمبر2 بااختیار اسملیوں کو غیر مسلموں اور بدمعاشوں سے نجات دلاؤ نمبر3 عدالتوں کو قوانین اسلامیہ کا پابند بناؤ اور مسلمانوں کا انتخاب دین دار اور دیانتدار مسلمانوں کے ذریعہ کراؤ۔

Scanned with CamScanner

آسودہ جنت البقیع مولانا عبدالعزیز شرقی مرحوم کا یہ پیام

گوش ہوش سے سن لو

دشمن کے سہارے سے جو اٹھے گا گرے گا

سچ یہ ہے کہ دشمن سے توقع ہی خطا ہے
ناداں ہیں عدو کو جو سمجھتے ہیں بہی خواہ
حالانکہ عدو دشمن ایمان و خدا ہے
ہر ازم سے توبہ کرو لوٹ آؤ خدارا
دل درد سے اخلاص سے دیتا یہ صدا ہے
لوٹ آئے اگر اس کے طرف آج مسلماں
تیار برسنے کو مدینہ کی گھٹا ہے

فیوض الحرمین م

ہم ہیں ملک و ملت کے خیرخواہ اراکین و معاونین تحریک عمل برائے نفاذ شریعت ا
(پاکستان) حلقہ کلاچی و ڈیرہ اسماعیل خان

ہر قسم چپس خریدنے کے لئے

با اعتماد فیکٹری

مساجد اور دینی مدارس کے لئے

• خصوصی رعایت

Akbar

شریف اینڈ کو ستون چپس فیکٹری جی ٹی روڈ جہانگیرہ تحصیل ضلع نوشہرہ

REGD. NO. P - 402
MONTHLY - AL - ASR PESHAWAR

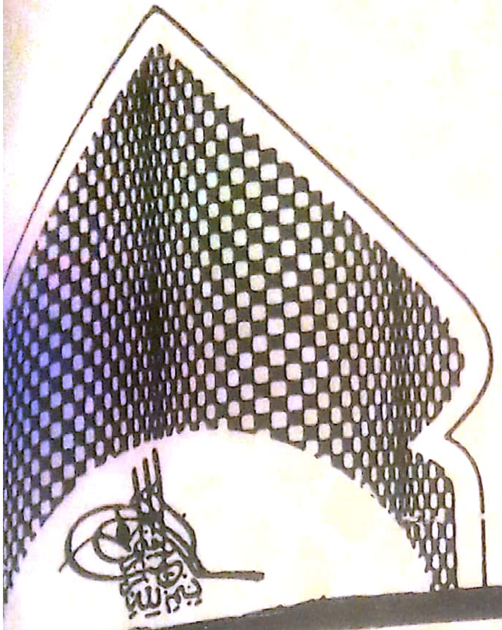

جامعہ عثمانیہ کی آپ کی خدمت میں

ہمدردانہ اپیل

بحمد اللہ تعالی جامعہ عثمانیہ پشاور کی ظاہری اور باطنی ترقی میں آپ جیسے بے لوث خدام دین کی توجہات
کا فعال کردار رہا ہے اس مختصر مدت میں خلاف توقع ترقی محض اللہ کے فضل و کرم اور آپ جیسے
حضرات کی توجہات کی مرہون منت ہے وسائل فقدان کے باوجود گزشتہ سال سے جامعہ میں درجہ
تخصص فی الفقہ الاسلامی و الافتاء کا اجراء اور جامعہ [illegible] متصل مکان کی چار لاکھ روپے میں
خریداری حوصلہ افزا اقدام ہے آپکو معلوم ہو گا کہ جا[illegible] و تعمیری کارکردگی اکتالیس رکنی
مجلس شوریٰ کے موقر اراکین حضرات کے مشوروں او[illegible] تابع ہے جس کے لئے ہر سال
جمادی الثانیہ کے آخری عشرہ میں اجلاس ہوتا ہے امسال [illegible] 1996ء کے منعقدہ اجلاس میں
آئندہ تعلیمی سال نمبر 5 کے لئے درجہ خامسہ کے اضافہ اور [illegible] درجات میں جزوی اضافہ کو مد
نظر رکھتے ہوئے 12'12'487 (بارہ لاکھ بارہ ہزار چار سو ستاسی روپے) تخمینی بجٹ کی منظوری دی
گئی ہے جبکہ سال رواں میں جامعہ کے لئے متصل مکان کی خریداری کی وجہ سے جامعہ تین لاکھ سے
زائد کا مقروض ہے۔ اللہ تعالی کی قدرت کاملہ پر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے مخلص
اراکین، علماء دیندار اور خدا ترس حضرات کے دستخط سے ثبت شدہ درخواست انشاء اللہ شرف
قبولیت حاصل کرے گی لیکن عالم اسباب میں آپ جیسے درد دین رکھنے والے مسلمانوں سے رابطہ
رکھنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ آپکی حلال آمدنی میں یقیناً "جامعہ کا کچھ حصہ ہو
گا۔

خدا کرے کہ آپکی زکواۃ عطیات سے جامعہ کے متوقع اخراجات اور قرض کا ناقابل تحمل بوجھ جزوی
یا کلی طور پر پورا ہو اللہ تعالی ہمیں اور آپ سب کو اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے
(آمین)

اکاونٹ نمبر
1204-96
حبیب بنک برانچ پشاور صدر

آپ کا خیر اندیش
مفتی غلام الرحمن
مہتمم جامعہ عثمانیہ نوتھیہ روڈ پشاور
فون: 273561